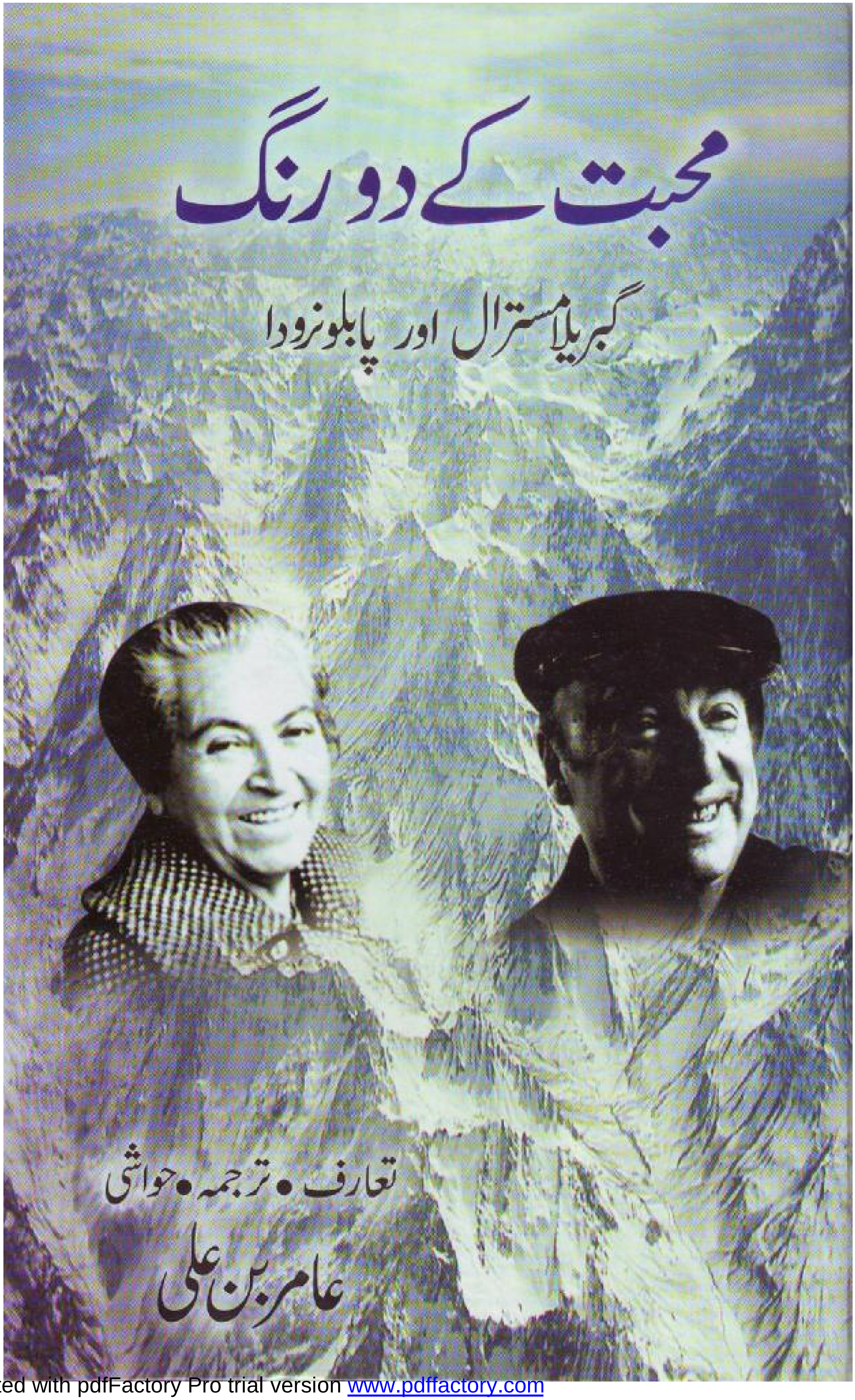

محبت کے دو رنگ

گبریلا مسترال اور پابلو نرودا

تعارف • ترجمہ • حواشی

عامر بن علی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

عامر بن علی

محبت کے دو رنگ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محبت کے دو رنگ

گبریلا مسترال اور پابلو نرودا

تعارف۔ ترجمہ۔ حواشی

عامر بن علی

نستعلیق مطبوعات

F-3 الفیروز سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0300-4489310 / 042-7351963
E-mail: nastalique@yahoo.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

A.ll Rights Reserved

No part of this publication may be reproduced in whole or in part.

Nastalique Publications

F-3 Alferoz center Ghazni street
urdu bazar Lahore. 0423-7351963
E-mail: nastalique@yahoo.com

Book : Mohabbat kay do Rung
1st Edition : 2012
Quantity : 500
Price : 200/-Rs 20 $
Title Design : Ubaid
Printed at : Haji Hanif press

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انتساب

چلّی کے شمالی شہر اقیقے کے ساحل پر غروب آفتاب سے کچھ پہلے چند بچّے ریت کے گھر بنا رہے تھے جن سے متاثر ہو کر میں نے نیچے درج کردہ اشعار کہے تھے! یہ کتاب سمندر کے کنارے ریت سے کھیلنے میں مگن ان بچوں کے نام ہے۔

دن میں جو بنائے وہ شام تک نہ رہ پائے
ریت کے گھروندوں کی عمر کتنی ہوتی ہے

میرے دل کے ٹکڑوں پر تم اداس مت ہونا
کانچ کے کھلونوں کی عمر کتنی ہوتی ہے

حسن اور حکومت سے کون جیت سکتا ہے
یہ بتاؤ دونوں کی عمر کتنی ہوتی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ترتیب

محبت کے دو رنگ.........................ڈاکٹر انوار احمد ۱۱

تعارف.........................عامر بن علی ۱۳

گبریلا مسترال

- سب دائرہ ہے ۲۷
- سٹرابیری ۲۸
- اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو ۲۹
- بادلوں سے مکالمہ ۳۰
- تین درخت ۳۲
- مردے کی ہڈیاں ۳۴
- روشنی ۳۵
- چوہیا ۳۷

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

- تفتیش ۳۸
- طوطا ۴۰
- دائرے کو کاتنا ۴۲
- تنکے کا ٹکڑا ۴۴
- سمندری نغمے ۴۵
- قوس قزح کا گھیراؤ ۴۷
- دنیا کو بتا دو ۴۹
- ہوا ۵۰
- مور ۵۱
- پانی ۵۲
- پائن ایپل ۵۴
- لجا ۵۶
- میں تنہا تو نہیں ہوں ۵۸
- میری رقیب ۵۹
- ننھے پاؤں ۶۱
- اشعار ۶۳
- چوٹی ۶۵
- اخروٹ کا چھلکا ۶۷

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پابلو نرودا

- بعد از دوپہر کی طرف جھکاؤ ۷۳
- میں چاہتا ہوں کہ تم خاموش ٹھہری رہو ۷۴
- جلتا چاند، بھری عورت اور پھل ۷۶
- پھول کی پہیلی ۷۷
- ہمیشہ ۷۸
- بولیوار کا نعرہ ۷۹
- غیر حاضری ۸۰
- جل پری اور شرابیوں کی کتھا ۸۱
- پرندہ ۸۳
- صبح ۸۵
- چلبلی آنخیلا ۸۷
- ماچو پیچو کی بلندیاں ۸۸
- کوزہ گر ۹۰
- وہ جزیروں کے لئے آتے ہیں ۹۱
- شاعری ۹۳
- مشرق میں مذہب ۹۶
- اے زمین! میرا انتظار کرو ۹۸

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

- رانی ۱۰۰
- تمہاری قربت کا احساس بہت اچھا ہے ۱۰۲
- تمہیں چاہنے کی کوئی وجہ نہیں ماسوائے کہ تم مجھے محبوب ہو ۱۰۳
- تمہارے پاؤں ۱۰۴
- پسو مجھے بہت بھاتے ہیں ۱۰۵
- سرماسے ملن ۱۰۶
- راپانوئی (RAPANOI) ۱۱۶
- منارہ نور ۱۱۹
- کیا گلاب برہنہ ہے بتاؤ مجھے؟ ۱۲۱
- مایوسی کا نغمہ ۱۲۲
- از لانیگرا میں شب ۱۲۳
- چٹان پر نقش تصویر ۱۲۵
- سانسیں ۱۲۷
- میری محبوبہ ۱۲۸

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

محبت کے دو رنگ

عامر بن علی ایک خوش نوا شاعر، علم کے لئے مضطرب کالم نگار اور اپنے وطن کے لئے تعلیمی، سیاسی اور معاشی ڈھانچے کو جاپان کے زیادہ برابر لانے کا آرزومند ہے جہاں وہ ایک عرصے سے مقیم ہے۔ وہ اپنے وطن اور اہل وطن کے ساتھ اپنے وعدے کو محبت کا وعدہ خیال کرتا ہے اور اسی تناظر میں اس کی اس کاوش کو بھی دیکھنا چاہیے جس میں اس نے ایک طرف پابلو نرودا جیسے عظیم مزاحمت کار کی منتخب شاعری کا ترجمہ پیش کر دیا ہے وہاں نرودا کے سیاسی اور ادبی مسلک کے مدمقابل عالمی شہرت کی گبریلا مسترال کے تراجم بھی پیش کر دیے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ شعروادب میں دونوں غالب مگر مدمقابل رنگوں کو محبت کے ساتھ محسوس کیا جائے، یہ پہل عامر بن علی نے کی ہے اور نام رکھا ہے "محبت کے دو رنگ"

ڈاکٹر انوار احمد

چیئرمین مقتدرہ قومی زبان

اسلام آباد

۲ جنوری ۲۰۱۲ء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعارف

پچھلی ایک صدی میں اس کرۂ ارض پر اس کتاب میں شامل نظموں جیسی بہت کم نظمیں کہی گئی ہیں۔ "محبت کے دو رنگ۔ گبریلا مسترال اور پابلو نرودا" میں ایک رنگ عورت کی محبت کا ہے تو دوسرا مرد کی محبت کا۔ گبریلا مسترال اور پابلو نرودا کی زندگی میں کئی چیزیں مشترک ہیں جیسے دونوں کا تعلق جنوبی امریکہ کے ملک چلی سے ہے دونوں ادب کے نوبل انعام یافتہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ کامیاب سفارتکار بھی تھے۔ گو کہ دونوں کا نظریہ سیاست کے متعلق بہت حد تک متضاد تھا۔ پابلو نرودا کیمونسٹ پارٹی کے نہ صرف سربراہ رہے بلکہ پارٹی کی طرف سے ملک کے صدر کے عہدے کے لئے امیدوار بھی منتخب ہوئے جبکہ گبریلا مسترال سیاست سے دور رہنا پسند کرتی تھی۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ جب اٹلی کے مطلق العنان حکمران مسولینی نے اسے وزارت کی پیشکش کی تو اس نے اسے قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ تاہم مسترال اور نرودا کی شاعری میں محبت کا رنگ الگ الگ ہونے کے باوجود ایک چیز مشترک ہے کہ دونوں کے رنگ سچے اور سُچے ہیں۔ مجھے لگتا ہے بلھے شاہ نے انہی کے لئے کہا تھا۔

"جو رنگ رنگیا گوڑھا رنگیا" اسی لئے میں اس کتاب کا نام بھی بلھے شاہ سے ہی مستعار لے رہا ہوں۔

1920 میں پابلو نرودا اور گبریلا مسترال کی پہلی ملاقات ہوئی جب چلی کے شہر تیموکو میں نرودا ہائی سکول کا طالب علم تھا اور مسترال اس سکول میں ایک سال سے زیادہ عرصہ پڑھاتی رہی۔ اس لحاظ سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دونوں کا نہ صرف عہد ایک تھا بلکہ استاد اور شاگرد والا خوبصورت ذاتی نوعیت کا باہمی تعلق بھی موجود تھا۔

گبریلا مسترال کی شاعری کا اردو زبان میں یہ پہلا ترجمہ ہے اور پابلو نرودا کی نظموں کا بھی اس لحاظ سے پہلا ترجمہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے پہلے ترجمہ ہونے والی نظمیں انگریزی ترجمے سے ترجمہ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گئی ہیں اور تعداد میں بھی بہت قلیل ہیں جبکہ اس کتاب میں میں نے ہسپانوی زبان میں ان شعراء کے اصل متن سے ترجمہ کیا ہے۔ ویسے تو شاعری کا ترجمہ جتنا بھی خوبصورت ہو اس میں اصل زبان والی چاشنی اور موسیقیت نہیں ہو سکتی مگر جب ترجمے کو ترجمہ کیا جائے پھر تو رہی سہی کسر بھی نکل جاتی ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی خوبصورت منظر کی تصویر کشی کی جائے اور پھر اس تصویر سے تصویر بنائی جائے اس کے باوجود پابلو نرودا کی شاعری کے تراجم کرنے والے لوگ قابلِ قدر ہیں کہ انہوں نے اس عظیم شاعر کی شاعری کا کم از کم مرکزی خیال تو اردو قارئین تک پہنچانے کی قابل ستائش کوشش کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کسی بھی زبان کی شاعری کا ترجمہ کرنے والے شخص کا خود شاعر ہونا ضروری ہے کیونکہ شعر کی موسیقیت کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا تبھی ممکن ہے جب شعریت کا ادراک ہو۔ اور طبیعت میں موزونیت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے شاعر دوست جاوید شاہین مرحوم کے تراجم سب سے بہتر ہیں مگر انہوں نے بھی پابلو نرودا کی صرف چھ نظموں کا ترجمہ کیا تھا اور وہ بھی انگریزی متن سے۔

گبریلا مسترال 1889 میں پیدا ہوئی تو اس کے والدین نے اسے جو نام دیا وہ لوسیا دی ماریا تھا۔ لاطینی امریکہ کی یہ پہلی شخصیت جسے 1945 میں ادب کا نوبل انعام ملا، اسکے قلمی نام کی کہانی بھی اس کی شخصیت کی طرح دلچسپ ہے۔ پچیس سال کی عمر میں اس نے اپنے دو پسندیدہ شاعروں کے نام گبریل دی انیسو (Gabriele De Anunczio) اور فریڈرک مسترال (Frederic Mistral) سے اپنا قلمی نام گبریلا مسترال اخذ کیا۔ نام کی تبدیلی یا قلمی نام رکھنا اہل قلم میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ مگر مسترال کے واقعے میں اسکی اہمیت اس لئے بنتی ہے کہ 1909 میں اس کا عاشق جو ریلوے کا ملازم تھا اور عمر میں اس سے بڑا تھا، خودکشی کر کے اسے داغ مفارقت دے گیا۔ مورخین کا خیال ہے کہ گبریلا مسترال کے نام کی تبدیلی کی وجہ یہی واقعہ بنا کیونکہ خودکشی کرنے والے رومیلیو اوریتا کو وہ اپنی پہلی محبت قرار دیتی ہے۔ اس کی شاعری میں ہمیں جہاں بنیادی طور پر محبت، بے وفائی، قدرتی مناظر، غم، ماں کی محبت اور سفر کے مضامین ملتے ہیں وہیں اسکے محبوب کی خودکشی کا واقعہ بھی جا بجا اثر انداز ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ تعلیم مکمل کئے بغیر گبریلا مسترال نے تدریس کا پیشہ اختیار کر لیا۔ تدریس کا شعبہ اختیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کا باپ اور بہن بھی چونکہ سکول میں بچوں کو پڑھاتے تھے اس لئے پڑھانا اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کے گھر کی روایت بھی تھی۔ اس نے چھوٹی عمر میں ہی بڑے بڑے غم اٹھائے جن میں ایک یہ بھی تھا کہ وہ تین برس کی بھی نہیں ہوئی تھی کہ اسکے والد کا انتقال ہو گیا اور اس کی پرورش بڑی بہن کے ہاتھوں ہوئی مگر جلد ہی وہ بھی ساتھ چھوڑ گئی۔ ابتدائی زندگی کے ایام شدید کسمپرسی کے تھے۔ افلاس سے مسترال کیسے نبرد آزما تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ وہ صرف پندرہ سال کی تھی جب وہ نہ صرف اپنا بوجھ اٹھا رہی تھی بلکہ اپنی بیمار ماں کی دیکھ بھال بھی کر رہی تھی اور گھر کی واحد کفیل تھی۔ مالی پریشانیوں کے سبب ہی اس نے تعلیم بھی ادھوری چھوڑ دی تھی مگر اس کی بڑی بہن نے اسے اسسٹنٹ ٹیچر کی نوکری کوشش کر کے دلوادی تھی۔

ویسے بھی بیسویں صدی کی پہلی اور دوسری دہائی کے دوران چلی میں تربیت یافتہ اور تجربہ کار اساتذہ کی شدید کمی تھی اور مضافاتی علاقوں میں تو اساتذہ کی یہ کمی شدید تر تھی۔ اس لئے جو کوئی بھی پڑھانے کے لئے نوکری تلاش کرتا، اسکی تعلیمی قابلیت اور تجربے کی کمی اس کے لئے رکاوٹ نہ بنتی تھی اور اسے کسی نہ کسی سکول میں نوکری مل ہی جاتی تھی۔ فنکاروں میں بالعموم اور شاعروں کی طبیعت میں بالخصوص جو بے چینی پائی جاتی ہے وہ بے چینی مسترال میں بھی موجود تھی جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ 1906 سے لیکر 1912 تک کے عرصے میں اس نے تین مختلف شہروں میں رہائش اختیار کی گو کہ وہاں بھی پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ لاسرینا، آنتافوگاستا اور لاس آندلیس میں قیام کے دوران سنتیا گو بھی وہ مسلسل آتی جاتی رہتی تھی۔ 1918 میں اسے "پونتا ارینا" کے ایک سکول کا ڈائریکٹر بنادیا گیا اور 1920 میں وہ تیموکو کے سکول میں پڑھانے لگی جہاں اسکی پابلو نرودا سے پہلی ملاقات بھی ہوئی۔ اگلے سال اسے سنتیا گو کے ایک سکول کا سربراہ مقرر کرنے پر ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ اعلیٰ طبقے کی لڑکیوں کے اس سکول میں تعیناتی کا تنازعہ بڑھتا ہی چلا گیا تو مسترال نے دل برداشتہ ہو کر 1922 میں میکسیکو کی وزارت تعلیم کی طرف سے ماہر تعلیم کے عہدے کی پیشکش قبول کر لی اور چلی کو خیر باد کہہ دیا۔ اسی سال نیویارک سے اسکی کتاب "تنہائی" شائع ہوئی جس نے گبریلا مسترال کا عالمی سطح پر زیادہ موثر انداز میں تعارف کروادیا۔

شاعری کے میدان میں اسے پہلی بڑی کامیابی 1914 میں ملی جب چلی کے قومی ادب ایوارڈ سے اسے نوازا گیا۔ یوں تو پندرہ سال کی عمر میں ہی اس نے کئی یاد رہنے والی نظمیں تخلیق

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کردی تھیں اور وہ شائع ہو کر سند قبول بھی حاصل کر چکی تھیں مگر اتنی چھوٹی عمر میں "مردے کی ہڈیاں" کے نام سے مجموعہ کلام کی اشاعت پر ملک کا سب سے بڑا ادبی اعزاز حاصل کر لینا اس کی اعلیٰ تخلیقی صلاحیتوں کی دلیل ہے۔ یاد رہے کہ میکسیکو میں قیام کے دوران اس کا امریکہ بھی کافی آنا جانا رہا اور واشنگٹن میں اس نے پین امریکن یونین سے بھی خطاب کیا۔ یورپ بھی اس کی محبوب منزل تھا، اور سپین سے اس کو خصوصی لگاؤ تھا شاید اسی سبب سے اگلے شعری مجموعے کی اشاعت بھی سپین میں ہی ہوئی۔ 1925 میں وہ چلی واپس لوٹ آئی اور تدریس کے شعبے سے اس نے ریٹائرمنٹ اختیار کر لی۔ گو کہ مسترال بارہ برس کی بھی نہیں تھی جب اس نے روایتی تعلیم کو خیرباد کہہ دیا تھا مگر وطن واپسی پر یونیورسٹی آف چلی نے اسے اعزازی پروفیسر کے عہدے اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا۔ اسی سال لیگ آف نیشنز نے اسے خطاب کی دعوت دی جسے اس نے قبول بھی کیا۔ 1926 میں وہ فرانس منتقل ہوگئی اور پھر باقی زندگی اس نے خود ساختہ جلاوطنی میں ہی گزاری۔ اس دوران اس کا اٹلی میں بھی قیام رہا جہاں مسولینی حکمران تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ مسولینی نے اسے وزارت کی پیشکش کی تھی جسے اس نے ٹھکرا دیا تھا۔ اس سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ فسطائیت کے خلاف تھی مگر وہ کمیونسٹ بہرحال نہیں تھی۔ مسترال کی زندگی ہمیں سیاست سے کتراتی نظر آتی ہے۔ اس کی خود ساختہ جلاوطنی کی وجہ شاعرانہ بے چینی ولاابالی پن کے علاوہ سیاست سے دور رہنے کی خواہش بھی ہو سکتی ہے۔ باوصف اس کے کہ وہ ایک درد مند دل رکھتی تھی اپنی کتاب "TALA" کی تمام کمائی اس نے سپین کی خانہ جنگی میں یتیم ہونے والے بچوں کے نام کر دی تھی۔ بچوں سے اسے خصوصی محبت تھی جس کا اظہار اس کے اپنے الفاظ میں ہوتا ہے "اُس کا نام آج ہے، ہم بہت سی غلطیوں اور خرابیوں کے ذمے دار ہیں مگر ہمارا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ ہم نے بچوں کو نظرانداز کر رکھا ہے، زندگی کے چشمے کو بھلا رکھا ہے۔ بہت سی چیزیں جن کی ہمیں ضرورت ہے، انتظار کر سکتی ہیں۔ مگر بچے انتظار نہیں کر سکتے ہیں۔ یہی وقت ہے جب اس کی ہڈیاں بن رہی ہوتی ہیں، اس کا خون بن رہا ہوتا ہے اور اس کے حواس خمسہ تشکیل پا رہے ہوتے ہیں۔ اس کو ہم یہ جواب نہیں دے سکتے کہ " کل" کیونکہ اس کا نام " آج" ہے۔ اپنی عمر کا آخری حصہ اس نے امریکہ میں گزارا۔ 1957 میں جب وہ دنیا سے رخصت ہوئی تو اس کی عمر 67 برس تھی۔

گبریلا مسترال آزادی اور تہذیب کا حصول تعلیم اور خدمت کے ذریعے ہی ممکن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سمجھتی تھی اوراسی مقصد کے لئے اس نے شاعری کے ساتھ ساتھ زندگی بھرآزادی اور تہذیب کی ترویج کے لئے تعلیم دینے اور خدمت کے کام کرنے کو ایک روحانی فریضہ سمجھااور ہمیشہ یہی سمجھا کہ دوسرا راستہ حیوانیت اور جنگل کی طرف واپس لے جاتا ہے۔

چلی میں پابلونرودااور گبریلامسترال کے چاہنے والے عام زندگی میں عموماً متضادقسم کے لوگ ہوتے ہیں۔سیدھی بات کروں تو نرودا کا حلقہ اثر زیادہ تر سوشلسٹ، بائیں بازو یا پھر ترقی پسند سوچ رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہے جبکہ مسترال روایتی اشرافیہ،سرمایہ دارانہ نظام اور مغربی جمہوریت کے حامی لوگوں میں زیادہ مقبول ہیں۔لاطینی امریکہ میں اگرآپ کسی پڑھے لکھے شخص کے سیاسی نظریات جاننا چاہیں اور براہ راست سیاست پر سوال بھی نہ کرنا چاہتے ہوں تو اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ صرف یہ پوچھ لیجئے کہ اس شخص کو گبریلامسترال اور پابلونرودامیں سے کون سا شاعر زیادہ پسند ہے؟اگر جواباً نرودا کا نام آئے تو سمجھ لیجئے کہ یہ شخص ترقی پسند ہےاور مسترال کو پسند کرنے والا آدمی امید ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام کا حامی ہوگا یا کم ازکم سوشلسٹ تو ہرگزنہیں ہوگا۔

پابلونرودا کی پیدائش 1904 میں چلی کے جنوب میں واقع ایک چھوٹے سے شہر پارال میں ہوئی۔اس کی عمرفقط دو ماہ تھی کہ اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا جس کے بعد اس کے والد نے دوسری شادی کر لی جس میں سے اس کا ایک سوتیلا بھائی اور ایک بہن پیدا ہوئی۔ابتدائی تعلیم اس نے اپنے آبائی شہر میں ہی حاصل کی اور مزید تعلیم کے حصول کے لئے وہ سنتیاگو منتقل ہو گیا۔وہ صرف دس سال کا تھا جب اس کی پہلی نظم شائع ہوئی اوراپنی عمر کے بیس سال مکمل کرنے سے پہلے وہ عالمی سطح پرایک مقبول شاعر بن چکا تھا۔نرودا کے والد نے ہمیشہ اس کے لکھنے کے کام کی مخالفت کی اوراسے نصابی پڑھائی پر توجہ دینے کے لئے کہتا رہا مگر کئی دوسرے لوگوں نے اس کی حوصلہ افزائی بھی کی جن میں گبریلامسترال بھی شامل تھی۔سولہ برس کی عمر میں جب اس نے قلمی نام سے لکھنا شروع کیا تو اس کا ایک مقصدا پنے والد کو غچہ دینا بھی تھا۔یاد رہے کہ نرودا کا اصل نام نیفتالی باسوآلتو تھا۔انیس برس کی عمر میں اس کا پہلاشعری مجموعہ شائع ہو گیا تھااور وہ تب بیس برس کا تھا جب اس کی نظموں کا عہد ساز مجموعہ "محبت کی بیس نظمیں" اشاعت پذیر ہوا، جوکئی زبانوں میں ترجمہ ہوااور لاکھوں کی تعداد میں اس کی کاپیاں فروخت ہوئیں۔مگر غربت نے اس کا ابھی تک پیچھانہ چھوڑا تھا حالانکہ وہ عالمی سطح پر مانا ہوا شاعراور ادیب بن چکا تھا۔معاشی مجبوریوں کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وجہ سے ہی اس نے بحیثیت سفارتکار نوکری اختیار کر لی اور رنگون، کولمبو اور جاوا کے علاوہ سنگاپور متعین رہا۔ اسی دوران اس نے ایک جرمن خاتون سے شادی کر لی جو بنک میں ملازمت کرتی تھی۔

1971 میں ادب کا نوبیل انعام پانے والے نرودا کے متعلق کولمبیا کے معروف صحافی اور ناول نگار گارشیا مارکیز جو کہ خود بھی نوبیل انعام یافتہ تھا کہا کرتا تھا کہ "بیسویں صدی کا کسی بھی زبان میں وہ سب سے بڑا شاعر تھا"، یہاں مسترال اور نرودا کی شخصیت کا ایک اور مشترک پہلو قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ مسترال کی طرح نرودا نے بھی اپنا قلمی نام اپنے پسندیدہ شاعر کے نام سے اخذ کیا تھا۔ چیک ریپبلک سے تعلق رکھنے والے شاعر جان نرودا سے وہ اتنا متاثر تھا کہ اپنے یورپ کے دورے کے دوران وہ خصوصی طور پر چیکوسلواکیہ گیا تھا تا کہ اس شاعر کی قبر پر پھول چڑھا سکے۔ یہ ایک الگ یادگار داستان ہے مگر اس کی تفصیل بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

ایشیائی ممالک میں سفارتکاری سرانجام دے کر وہ واپس چلی لوٹا تو اسے پہلے بیونس آئرس اور پھر بارسلونا میں سفارتی عہدوں پر تعینات کیا گیا۔ بعدازاں وہ گبریلا مسترال کی جگہ میڈرڈ میں چلی کا قونصلیٹ مقرر ہوا۔ اس کی بیٹی مالوا مرینا کی پیدائش 1934 میں میڈرڈ میں ہی ہوئی جو اپنی مختصر سی آٹھ سالہ زندگی میں اکثر بیمار ہی رہی۔ اسی دوران سپین میں خانہ جنگی کا آغاز ہو چکا تھا۔ یہاں اس کا حلقۂ احباب زیادہ تر ترقی پسند سوچ کے حامل دانشوروں اور مصنفین پر مشتمل تھا۔ نرودا کے کمیونسٹ خیالات انہی دنوں ترتیب پائے اور جب سپین کے آمر جنرل فرانکو نے اس کے ادیب دوست گارسیا لورکا کو قتل کروا دیا تو اس کے نظریات کمیونزم کے متعلق مزید پختہ ہونے کے ساتھ ساتھ شدت اختیار کر گئے اور وہ کھل کر جنرل فرانکو کے خلاف سوشلسٹوں کی حمایت کرنے لگا جس پر اسے نوکری سے برخاست کر دیا گیا۔ انہی دنوں اس کی جرمن بیوی بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئی۔ 1938 میں مگر سپین میں اس کے دوست الیکشن جیت کر برسراقتدار آ گئے اور اسے فرانس میں ہسپانوی مہاجرین کا مشیر مقرر کر دیا گیا جس عہدے کے متعلق نرودا کا کہنا تھا کہ "میری زندگی میں یہ سب سے مقدس مشن تھا جسے میں نے قبول کیا"

1940-1943 میں وہ میکسیکو میں چلی کا سفیر تعینات رہا۔ یہاں اس کی دوسری شادی ہوئی اور اپنی بیٹی کی موت کی اطلاع بھی اسے یہیں موصول ہوئی۔ اسی دوران اسٹالن حکومت کے مخالف لیون ٹراٹسکی پر قاتلانہ حملہ ہوا جو ان دنوں میکسیکو میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا۔ نرودا پر الزام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے کہ وہ اسٹالن حکومت کا حامی تھا اور اس نے ٹراٹسکی پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو نہ صرف پناہ دی تھی بلکہ ان کو چلی کے ویزے جاری کر کے ملک سے فرار بھی کروایا تھا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جنگ عظیم دوم میں نازی جرمنی کی شکست میں اسٹالن کے کردار کی وجہ سے پابلو نرودا اس کا مداح تھا۔ 1953 میں نرودا کو اسٹالن امن انعام سے بھی نوازا گیا اور اسٹالن کی موت پر اس نے اسٹالن کے لئے ایک طویل مرثیہ لکھا تھا مگر ٹراٹسکی پر حملے میں ملوث ہونے کے الزام کی نرودا نے ہمیشہ تردید کی۔ ویزوں کے اجراء کے متعلق اس کا کہنا تھا کہ ایسا میکسیکو کے صدر کے کہنے پر کیا گیا تھا۔ یہاں پر یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ پابلو نرودا کی کردار کشی کے لئے امریکی سی آئی اے نے باقاعدہ ایک سیل قائم کیا تھا اور یہ کوئی افواہ یا پراپیگنڈا نہیں بلکہ اب امریکی حکومت سرکاری طور پر بھی اس خصوصی سیل کے وجود کی تصدیق کرتی ہے اس لئے ممکن ہے کہ نرودا کے اوپر عائد یہ الزام اور اس طرح کے کئی دوسرے الزامات حقیقت میں امریکی سی آئی اے کے تراشے ہوئے افسانے ہی ہوں۔ بالشویک انقلاب روس کے ہیرو ٹراٹسکی کی آپ بیتی جس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے اس میں بھی کہیں نرودا کے کسی ایسے فعل میں ملوث ہونے کا کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے۔

1945 میں وہ سینیٹر منتخب ہوا اور اس کے بعد اس نے باقاعدہ طور پر کیمونسٹ پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ وہ آنتافوگاستا سے پہلے سینیٹر منتخب ہوا اور کیمونسٹ پارٹی میں شمولیت اس کے بعد اختیار کی۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ چلی میں سینیٹر براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں، پاکستان کی طرح بالواسطہ انتخاب کی بجائے سینیٹرز کا انتخاب امریکی طرز پر ہوتا ہے جس میں انتخابی حلقوں کی بنیاد پر حلقے کے لوگ انہیں منتخب کرتے ہیں۔

اسی سال وہ پیرو کے دورے پر بھی گیا جہاں اس نے لازوال نظم "ماچوپیچو کی بلندیاں" تحریر کی۔ یہ نظم انتہائی طویل ہے جس کے بارہ حصے ہیں جن میں سے آخری حصہ ترجمہ کر کے اس کتاب میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ میساچوسٹس یونیورسٹی امریکہ میں شعبہ تخلیقی آرٹ کے سربراہ پروفیسر مارٹن کا کہنا تھا کہ "ماچوپیچو کی بلندیاں" انسانی تاریخ میں سب سے بڑی سیاسی نظم ہے۔

1946 میں نرودا کو صدارت کے لئے کیمونسٹ امیدوار کی سیاسی مہم کا انچارج مقرر کر دیا گیا۔ 1948 میں کیمونسٹ پارٹی پر پابندی عائد کر دی گئی اور اس نے روپوشی اختیار کر لی۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روپوشی کے دوران وہ تیرہ ماہ تک مختلف شہروں میں اپنے دوستوں کے گھروں اور تہہ خانوں میں چھپتا رہا کیونکہ حکومت کے کارندے اسے گرفتار کرنے کے لئے جگہ جگہ چھاپے مار رہے تھے۔ ایک سال سے زائد عرصہ کی یہ روپوشی اس طرح ختم ہوئی کہ وہ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر ارجنٹائن فرار ہو گیا۔ یہ سارا واقعہ نرودا نے نوبیل انعام وصول کرتے وقت اپنی نوبیل تقریر میں دہرایا تھا۔ اگلے تین سال اس نے جلاوطنی میں گزارے۔

ارجنٹائن میں وہ اپنے ہم شکل ناول نگار دوست میگل، جسے بعدازاں ادب کا نوبیل انعام بھی ملا، اس کے پاسپورٹ پر پورا یورپ گھومتا رہا۔ اسی دوران اس نے چین، ہندوستان، روس اور سری لنکا کے دورے بھی کیے۔ میکسیکو میں قیام کے دوران اس کو وہاں کی حکومت نے شہریت دے دی۔ اس کے بعد 1952 میں وہ اٹلی کے جزیرے کیپری میں اپنے ایک مورخ دوست کے ہاں رہائش پذیر رہا، نرودا کا یہ مختصر قیام بہت یادگار رہا جس پر 1965 میں ناول بھی لکھا گیا اور اس ناول پر بعدازاں 1994 میں فلم بنائی گئی۔ "IL POSTINO" کے نام سے بننے والی یہ فلم جسے انگریزی میں "The Post Man" کے نام سے ڈب کیا گیا ہے، ہمیشہ یاد رکھی جانے والی فلموں میں سے ایک ہے۔ 1953 میں وہ واپس وطن پہنچا اور پھر اپنی موت تک زیادہ عرصہ وہیں قیام پذیر رہا۔ اس میں سے صرف وہی عرصہ اس نے ملک سے باہر گزارا جب 1973-1970 میں اسے پیرس میں سفیر مقرر کیا گیا۔ 1969 میں اسے کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے ملک کی صدارت کا امیدوار منتخب کیا گیا مگر وہ اپنے دیرینہ دوست سالوادور آیندے کے حق میں دستبردار ہو گیا۔ فرانس میں سفیر کا عہدہ بھی اس نے آیندے کے کہنے پر قبول کیا تھا، جو انتخابات میں کامیاب ہو کر چلی کا صدر بن چکا تھا۔ مگر وہ زیادہ عرصہ اس عہدے پر براجمان نہ رہ سکا۔ امریکی سی آئی اے نے چلی کے فوجی جرنیلوں کے ساتھ مل کر 1973 میں منتخب حکومت کا تختہ الٹ دیا تاکہ کمیونزم کا راستہ روکا جا سکے۔ اس آپریشن میں امریکی لڑاکا طیاروں اور اس کے فوجیوں نے باقاعدہ طور پر حصہ لیا تھا۔ جنرل پنوچے نے فوجی بغاوت کی قیادت کی جس دوران منتخب صدر آیندے کو گولیاں مار کر قتل کر کے نامعلوم مقام پر دفن کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ سرد جنگ کے عروج کا زمانہ تھا اور امریکہ ان دنوں دائیں بازو کے حامی ہر فوجی آمر کا کھل کر ساتھ دے رہا تھا۔ 11 ستمبر 1973 کو جب مارشل لاء نافذ کیا گیا تو اس سے صرف تین دن پہلے پابلو نرودا کینسر کے علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہوا تھا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فوجی بغاوت کے دس دن بعد مشکوک حالات میں اس کا انتقال ہو گیا۔ سرکاری طور پر کہا گیا کہ اسے ہارٹ اٹیک ہوا ہے مگر لوگوں کی اکثریت کا ماننا ہے کہ اسے زہر دیا گیا تھا۔ ویسے بھی وہ کینسر کے مرض کے علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا مگر اس کے انتقال کی وجہ ہارٹ اٹیک بتائی گئی جو کہ غیر منطقی سی بات لگتی ہے۔

2011 میں چلی کی ایک عدالت نے پابلو نرودا کی موت کا سبب جاننے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن تشکیل دیا تھا جس کی تحقیقات ابھی تک جاری ہیں۔ جنرل پنوچے نے اس کے جنازے کو عوامی اجتماع میں تبدیل ہونے پر پابندی لگا دی تھی۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا مگر ملک کے طول وعرض سے ہزاروں افراد نے کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سنتیاگو کی گلیوں اور بازاروں کو کھچا کھچ بھر دیا تھا۔ اپنی موت سے صرف ایک مہینہ قبل اس نے اپنی یادداشتیں مکمل کی تھیں جسے اس کی بیوی متلدے چھپا کر ملک سے باہر لے جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ یہ یادداشتیں دنیا کی کئی زبانوں میں بشمول اردو ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ نرودا کو اس کے از لا نیگرا میں ساحل پر واقع گھر کے باہر دفن کیا گیا اور اس کی بیوی متلدے بھی اس کے ساتھ ہی مدفون ہے۔ اس کا یہ گھر بھی باقی دو گھروں کی طرح اب میوزیم میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔

ان شعراء سے میرا تعارف چلی میں ایک ہی دن ہوا تھا۔ جب میں سن ۲۰۰۰ء میں پاکستان سے ایم بی اے مکمل کر کے بسلسلہ کاروبار وہاں پہنچا تھا۔ پابلو نرودا کا پورٹریٹ ایک کتابوں کی دوکان پر آویزاں دیکھا اور گبریلا مسترال کی تصویر پانچ ہزار کے کرنسی نوٹ پر موجود تھی جسے اسی دن میں نے بغور دیکھا تھا اور اس کے متعلق ابتدائی معلومات کا مجھ پر انکشاف ہوا تھا۔ چلی، پیرو کے بعد جاپان میں چونکہ میرا قیام زیادہ رہا جہاں کے کرنسی نوٹوں پر یہ مشترک اور قابل تقلید بات نوٹ کی، جاپان کے دس ہزار ین کے کرنسی نوٹ پر بھی ایک شاعر کی تصویر ہے جو کہ جاپان کا سب سے بڑا کرنسی نوٹ ہے۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار ملکوں میں پڑھنے لکھنے سے متعلق لوگوں کی تصاویر کرنسی نوٹوں پر موجود ہیں۔

تجویز تو یہ بھی دی جا سکتی ہے کہ قائداعظم کے علاوہ اقبالؔ، فیضؔ یا کسی اور شاعر، ادیب کی تصویر بھی کرنسی نوٹ پر ہونی چاہئے لیکن ہمارے ہاں مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم کسی بھی شخصیت پر متفق ہی نہیں ہو پاتے ہیں اور بڑے سے بڑا آدمی بھی ہمارے ملک میں عام طور پر متنازعہ ہی رہتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اگر احمد فراز کی تصویر بیس روپے کے کرنسی نوٹ پر موجود ہوگی تو اس سے فن کو اعتبار ملے گا لیکن فراز صاحب جیسے سراپا محبت شخص کے بھی بے شمار ناقدین موجود ہیں۔ گر چہ میں اس فلسفے کو نہیں مانتا کہ پاکستان میں قحط الرجال ہے اس صورت حال کو زیادہ سے زیادہ نا اتفاقی اور عدم برداشت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

ہماری کئی رسمیں بہت ہی خوبصورت ہیں جن میں سے ایک اچھی رسم یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص دیار غیر سے واپس لوٹتا ہے تو دوست احباب اور رشتہ داروں کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لے کر آتا ہے۔ لاطینی امریکہ چونکہ دور افتادہ ہے اور دنیا کے اس حصے کی بہت کم چیزیں ہم تک پہنچ پاتی ہیں اس لئے اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ وہاں سے وطن واپسی پر کوئی نہ کوئی سوغات دوستوں کے لئے ضرور لے کر جاؤں۔ شعر وسخن سے تعلق کی بنیاد پر حرفوں سے زیادہ معتبر کوئی چیز میری نظر میں تھی ہی نہیں۔ اس لئے میں اپنے لوگوں کے لئے اس سفر کی یادگار، یہ نظمیں لے کر آیا ہوں۔ ان نظموں کے ساتھ تعارف اور حواشی تحریر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کو اس ماحول اور پس منظر کا بھی اندازہ ہو سکے جس میں یہ نظمیں تخلیق کی گئی ہیں تا کہ ان سے زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہوا جا سکے۔

اس موقع پر صاحب طرز شاعر اور صحافی متو بھائی کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہ اس کتاب کی اشاعت کے بنیادی محرکات میں شامل ہیں۔ وہ کیسے؟ اس بات کی شائد انہیں بھی خبر نہ ہو مگر یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ متو بھائی نے کچھ سال پہلے مجھ سے گبریلا مسترال کی شاعری کا انگریزی ترجمہ لانے کی فرمائش کی تھی۔ اس کی وجہ ان کی مجھ سے محبت و اپنائیت کے علاوہ یہ بھی تھی کہ میں ان دنوں چلی میں مقیم تھا، پہلے تو میں نے چلی میں اس کا انگریزی ترجمہ تلاش کیا جو کہ مجھے نہ مل سکا، وجہ قابل فہم تھی چونکہ وہاں ہسپانوی زبان بولی جاتی ہے اور انگریزی پڑھنے والے لوگوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی دوران میرا کئی بار امریکہ جانا ہوا اور بعد از تلاش بسیار میں وہاں بھی مسترال کی شاعری کا انگریزی ترجمہ ڈھونڈنے میں ناکام رہا۔ اس پر نیویارک سے میں نے متو بھائی کو پوسٹ کارڈ بھیجا کہ میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔

میرے بڑے بھائی رانا بابر حسین جو آج کل ممبر پارلیمنٹ ہیں ان دنوں لندن میں مقیم تھے، میں نے اپنا مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا اور مسترال کی شاعری کا انگریزی زبان میں ترجمہ لانے کو کہا۔ جب وہ پاکستان آئے تو اپنے ساتھ دو کتابیں تو لے کر آئے مگر پابلو نرودا کی نظموں پر مشتمل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور بتایا کہ انگلینڈ میں بھی مسترال کا ترجمہ دستیاب نہیں ہے۔ میں نے منو بھائی سے تو معذرت کر لی مگر سوچا کہ وہ تو ہسپانوی زبان نہیں پڑھ سکتے اس لئے گبریلا مسترال کی شاعری سے لطف اندوز ہونے سے قاصر ہیں مگر میں تو پڑھ سکتا ہوں، پتا تو چلے آخر اس نے ایسا کیا خاص لکھا ہے؟ لہٰذا میں نے مسترال کو پڑھنا شروع کیا اور پھر پڑھتا ہی چلا گیا۔ ان نظموں نے مجھے بے حد لطف دیا جس پر میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ کیوں نہ شاعری کا ذوق رکھنے والے باقی دوستوں کو بھی اس خوشگوار اور منفرد تجربے سے لطف اندوز ہونے کا موقع دیا جائے۔

نرودا کے اٹلی میں قیام پر بننے والی فلم "IL POSTINO" دیکھنے کے بعد میں اسکی شخصیت کے سحر میں بری طرح گرفتار ہو گیا تھا جس کے نتیجے میں اس کی شاعری پڑھنا شروع کی۔ "Residence on Earth" سے شروع ہونے والا یہ خوشگوار مطالعہ آج تک جاری ہے، جس کی کچھ نظموں کا ترجمہ اردو زبان کے قارئین کی نذر کر کے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

لاطینی امریکہ میں قیام کے دوران وہاں کے لوگوں نے جس گرم جوشی، محبت اور اپنائیت کا اظہار کیا یہ کتاب اس خلوص اور چاہت کے اعتراف کی ایک حقیری کوشش بھی ہے۔

عامر بن علی

یکم جنوری ۲۰۱۲ء

Samaria Mansion 605 Koenji-Minami 1-6-5,
Suginami-Ku, Tokyo, 166-0003, Japan
E-mail femc1@hotmail.com
URL www.amirbinali.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گبریلا مسترال

Gabriela Mistral (1889 - 1957)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سب دائرہ ہے

ستارے اک دائرے میں رقص کرتے ہوئے لڑکے ہیں
اس دنیا کے ساتھ جو چھپن چھپائی کا کھیل کھیلتے ہیں
گندم کے خوشے لڑکیوں کی کمریں ہیں
جو ترنگ میں جھومتی ہیں
ڈگمگاتی، ڈولتی اور بل کھاتی ہیں
دریا دائرے میں مشغولِ رقص لڑکے ہیں
جو سمندر اور طوفان سے پرانا کھیل کھیل رہے ہیں
سمندر کی لہریں دائروں میں رقص کرتی لڑکیاں ہیں
جنہوں نے زمین کو بازوؤں میں تھام رکھا ہے اور کھیل رہی ہیں
اور زمین اپنے ہونے پر نازاں ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سٹرابیری

سٹرابیری، بکھری ہوئی
پتوں کے نیچے گھونگھٹ اوڑھے
چنے جانے سے پہلے
ایک خوشبو
دکھائی دینے سے پہلے ایک مہکتا جھونکا
ننھے ننھے سوراخ
جو کسی پرندے کی چونچ کے نہیں ہیں
شبنم کے قطروں میں بھیگی ہوئی سٹرابیری
اسے توڑو مت اور نہ ہی اسے شاخ سے کاٹو
اتنی شیریں اور حسین چیز جیسے سٹرابیری
اس کے پیار کے لئے تم جھک جاؤ
اسے سانسوں سے محسوس کرو اور اسے ایک بوسے میں کھا جاؤ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو

تاسودی سلویرا کے لئے!

اپنا ہاتھ مجھے دے دو اور اپنی محبت مجھے دو
اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اور میرے ساتھ رقص کرو
ایک تنہا پھول
اور اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں
ہم ایک پھول بن جائیں گے جب ملن ہو گا
ہم اپنے رقص میں وقت کو بھی شامل رقص کر لیتے ہیں
ایک ہی دھن میرے ساتھ مل کر گاتی ہوئی
ہم ملاپ سے تیز ہوائیں گھاس ہی فقط ہوں گے
میرا نام امید ہے اور تمہیں گلاب کہتے ہیں
مگر اپنا نام بھلا دینے سے ہم دونوں آزاد ہو جائیں گے
پہاڑوں پر ایک رقص اور اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں
ہم دونوں فقط پہاڑوں پر کیا جانے والا ایک رقص ہوں گے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بادلوں سے مکالمہ

اڑتے بادلوں کے ٹکڑو
مجھے بھی شبنم کے قطروں کی طرح زمین سے اٹھالو
میری روح کو نیلے آسمان تک لے جاؤ
گھر سے بہت دور
جو میری آہ وبکاہ دیکھتا ہے
ان دیواروں سے پرے
جو مجھے ہر روز مرتا ہوا دیکھتی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آوارہ بادلو!
مجھے اڑا کر سمندروں کی جانب لے چلو
نغمہ سننے کے لئے
آتی جاتی ہوئی لہروں کا
بادلو! پھولو! چہرو!
مجھے اس کا خاکہ بنا کر دے دو
جو کہ پہلے ہی دھندلا سا گیا ہے یادوں میں
ایمان شکن وقت اور بے یقینی کے ہاتھوں
میری روح پامال ہونے لگتی ہے
اگر میں اسے دیکھ نہ سکوں
اے جاتے بادلو ٹھہرو ذرا
رحم کرو اور ٹھنڈا کر دو
میرے سینے کو
اور میری پیاس بجھا دو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تین درخت

تین گرے ہوئے درخت
ایک شاہراہ کے کنارے پڑے ہیں
لکڑ ہارا انہیں بھول چکا ہے
اور وہ باتیں کر رہے ہیں
محبت میں مصروف
تین اندھے آدمیوں کی طرح
ڈوبتا ہوا سورج اگل رہا ہے
اپنا چمکیلا خون

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ٹوٹی ہوئی شاخوں کے اوپر
اور ہوا ان سے خوشبو چرا کے لیے جا رہی ہے
ایک مڑی ہوئی ٹہنی
اس کا ایک بڑا بازو لرزتے ہوئے پتوں کے ساتھ
ایک دوسری ٹہنی کے زخموں کی طرف دیکھ رہا ہے
ایسے لگتا ہے جیسے دو آنکھیں ہوں
التجاؤں سے بھری ہوئی
لکڑہارا انہیں بھول چکا ہے
رات دبے پاؤں چلی آتی ہے میں ان کے ساتھ رہوں گی رات بھر
میں اپنے سینے میں بھر لوں گی ان درختوں کا رس اور برادہ
وہ مجھے گرم جوش رکھے گا
اور نیا طلوع ہونے والا دن ہمیں دکھی سنگت میں پائے گا
خاموش
ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مردے کی ہڈیاں

مردے کی ہڈیاں
خوب جانتی ہیں کہ پراسرار نا کام چہرے کو خاک میں کیسے ملایا جائے
وہ چہرے جن پر کبھی کوئی اب بوسہ نہیں دے گا
مردے کی ہڈیاں
زندگی کے شعلے پر اپنی سفیدی کو پکاتی ہیں
اور یہ شعلہ ان کی ساری چمک کا خاتمہ کر دیتا ہے
مردے کی ہڈیاں زیادہ مضبوط ہیں
ان کے گوشت پوست سے جو ابھی زندہ ہیں
یہ ہماری ہڈیاں حتیٰ کہ بکھری ہوئی ہیں پھر بھی وہ ایک زنجیر بناتی ہیں
جو ہمیں بے یار و مددگار
مجبور قیدی بنا دیتی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

روشنی

روشنی جو وجاہت نچھاور کر رہی ہے
میں اس میں اپنے بچے کا چہرہ دیکھتی ہوں
اگر روشنی ناکام ہو جائے
وہ تمام چیزیں جو تم سے محبت کرتی ہیں
بچے
پردہ کر لیں گے
اندھیروں میں گم ہو جائیں گے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اندھے
تمہیں ڈھونڈنے کے لئے
تمہیں ڈھونڈیں گے مگر کبھی نہ پاسکیں گے
یہ کھیلتی ہے
بدلتی ہے چالاکیاں اور مکاریاں کرتی ہے
اور یہ ہمیں کبھی بھی بھرپور نہیں ملتی
ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا ہماری خوشی ہے
مگر ہم جسے محبت کرتے ہیں وہ برستی روشنی ہے
بھاگ بھری روشنی
تمہاری پیدائش پر اس نے زمین سے تمہیں اٹھایا
اور مجھے رات کی تاریکی سے نکالا
روشنی تمہاری ماں ہے اسکی پیروی کرو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چوہیا

ایک چوہیا ہرن کے پیچھے بھاگی
اور ہرن چیتے کے پیچھے بھاگا
چیتے نے بھینسوں کا پیچھا کیا
اور بھینسوں نے سمندر کا تعاقب کیا
وہی پکڑ پاتے ہیں جو تعاقب کرتے ہیں اور بھاگتے ہیں
چوہیا کو پکڑ و اور ہرن کو پکڑو
بھینس کو پکڑ و اور سمندر کو
دیکھو، دیکھو سامنے کی چوہیا کو
اس کے پنجوں میں اونی دھاگہ ہے
اس دھاگے کے ساتھ میں اپنا لہنگا سیتی ہوں
اور اس لہنگے کو پہن کر میں شادی کروں گی
اوپر چڑھو اور بھاگو، بے تکان بھاگو
ڈولی کے پیچھے اڑتے ہوئے نقاب کے ساتھ
دولہے کے پیچھے
شادی کی بگھی کے پیچھے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تفتیش

میرے خدا! خودکشی کرنے والے کیسے ہوتے ہیں؟

منہ اوپر کو بند

خالی

آنکھیں چاند جیسی دودھیا اور گھورتی ہوئیں

ہاتھ کسی ان دیکھے لنگر کو تھامنے کی کوشش میں

یا کہ جب لوگ اٹھ جاتے ہیں تو تم

ان کی چندھیائی پتھرائی آنکھوں کی پتلیوں کو بند کرنے آتے ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بغیر کسی تکلیف
بغیر شور کیے
تم سارا جسم درست کر کے
ہاتھوں کو بے دھڑکن چھاتیوں پر رکھ دیتے ہو
گلاب کی جھاڑی جو قبر سے پانی کشید کر کے زندہ ہے
اس نے اپنے گلابوں کو ایسے نہیں رنگ دیا کہ وہ زخم محسوس ہوتے ہیں
اس کی خوشبو اور حسن وحشی لگتے ہیں
اور اس کے پتے چرڑ مرڑ سانپ کیوں لگتے ہیں؟
اور جواب، مالک! جب روح پرواز کر جاتی ہے
زخموں کے چوپٹ گیلے دروازوں میں سے
جب یہ تیرے پاس پہنچتی ہے تو مطمئن ہوتی ہے؟
یا پھر زخمی پروں والے پرندوں کی طرح بے چین؟

گیبریلا مسترال کے محبوب رومیلیو نے خودکشی کر لی تھی جس کے اثرات اس نظم میں واضح دکھائی دیتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

طوطا

سبز اور پیلا طوطا
سبز عنابی طوطا
اپنی شرارتی آواز میں مجھے "بدشکل" کہتا ہے
اپنی شیطانی چونچ ہلاتے ہوئے
میں بدشکل نہیں ہوں
اور اگر میں بدشکل ہوں
تو پھر میری ماں بھی بدشکل ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مگر وہ تو سورج کی طرح ہے
اور اس کے چہرے کی تابنا کی بھی بدصورت ٹھہری
جس ہوا میں اس کی آواز گونجتی ہے
اور جس پانی میں وہ غسل کرتی ہے وہ بھی بدصورت
پھر تو اس دنیا اور دنیا کو بنانے والا بھی بدشکل

سبز اور پیلا طوطا
سبز اور رنگ بدلتا طوطا
مجھے "بدشکل" اس لئے کہتا ہے کیونکہ وہ بھوکا ہے
اور میں اس کے لئے خود روٹی اور شراب لاتی ہوں
میں تنگ آچکی ہوں اس کی دیکھ بھال سے
ہر وقت ٹیں ٹیں کرتا
ہمیشہ رنگ بدلتا ہوا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دائرے کو کاتنا

دائرے کاتنے کے لئے ہمیں کہاں جانا چاہیے؟
کیا ہمیں نیچے ساحل سمندر پر جانا چاہیے؟
سمندر ہزاروں لہروں میں رقص کرے گا
ہمارے لئے نارنجی چمکتی چادر بنانے کے لئے
کیا ہمیں وہاں جانا چاہیے جہاں پہاڑ نیچے اترتے ہیں؟
پربت ہمیں ضرور جواب دے دیں گے
جیسے اس دنیا میں موجود ہر ایک پتھر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

گیت گانے اور ناچنے لگا ہے
اس سے بھی بہتر ہے کہ ہم جنگل کو چلتے ہیں
آواز آوازوں سے مل کر چادر بنا دے گی
بچوں کے گیت
پرندوں کے نغمے
ہوا کے دوش پر ملتے ہیں اور بوسے دیتے ہیں
دائرہ بناتے ہیں
لامتناہی دائرہ
ہم جنگل کو جا کر اس چادر کو ڈور باندھیں گے
اور کاتیں گے جہاں کہیں پہاڑ نیچے اترتے ہیں
اور تمام سمندروں کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تنکے کا ٹکڑا

یہ جو کہ موم کی گڑیا تھی
مگر وہ لڑکی کسی طور پر بھی موم کی گڑیا نہ تھی
لیکن گندم کے بھوسے کا ایک ٹکڑا
جہاں دانوں کو بھوسے سے الگ کرتے ہیں
مگر حقیقت میں وہ گندم کے بھوسے کا ٹکڑا نہ تھی
مگر سورج مکھی کا اکڑا پھول جو سورج کے رخ پر چلتا ہے
وہ پھول تو نہ تھی، حالانکہ، وہ تھی
سورج کی مدھم، ناچتی، کھیلتی روشنی جو کھڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتی ہے
وہ سورج کی کرن تو قطعاً نہیں تھی
مگر وہ تنکے کا ایک ٹکڑا تھی جو میری آنکھ میں چلا گیا
آؤ یہاں اور دیکھو کہ میں نے اسے کیسے کھو دیا
اس ایک بڑے آنسو میں، میرا حقیقی میلہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سمندری نغمے

(بھلانے کی خواہش کرنے والوں کا نغمہ)

کشتی کے ایک کنارے
میں نے اپنا دل باندھ دیا ہے
کشتی اس کونے پر جہاں سمندر کی جھاگ ٹکراتی ہے
اسے دھودے نمکین پانی سے
دھودے سمندر
دھودے اسے سمندر
تو سکون فراہم کرنے کے لئے ہے
زمین تو بس دکھ درد دینے کے لئے ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میرا دل کیل سے ٹھونکا ہوا ہے کشتی کے باہری طرف
دیکھ کشتی! تو اپنے پیچھے خون کے آثار چھوڑے جاتی ہے
اسے بے پناہ نمک کے ساتھ دھودے

دھودے سمندر

دھو بھی دے سمندر

یا پھر اسے توڑ دے اور مجھے آزاد کر دے

اپنی زندگی کا تمام کچرا

میں نے ایک بیڑے پر چڑھا دیا ہے

اے سمندر! اس کچرے کو سونے میں تبدیل کر دے

اور اسے اپنی بیوی کے لئے لے جا

تبدیل کر دے اسے سمندر تو اپنی سینکڑوں ہواؤں سے

دھودے اسے سمندر

دھودے اسے

تم اپنے دامن میں رکھا سونا اور موتی دوسروں کو دے دے
مگر مجھے صرف بھول جانے کا اعجاز عطا کر دے

قوس قزح کا گھیراؤ

(فریدا کے لئے ایک نظم)

آدھا چکر
تھا اور نہیں ہے
دو نصف میں
گولائی کو کاٹ دیا گیا ہے
رکو اور انتظار کرو
دیکھو کیا ہو رہا ہے
ہمارا نصف
پرواز کر چکا ہے
کیا جنت کے رنگ ہیں
آتے اور جاتے جا رہے ہیں
ہوا میں اڑتے ملبوس
کتنا خوبصورت ہے ان کا بہاؤ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک
رقص ایسے کرتے ہیں جیسے کہ تم کرو گی
سراب یا کہ جادوگری
کیا یہ دوبارہ بھی واپس آئیں گے؟
ہم سب ایستادہ ہیں
اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں
ہم میں سے آدھے لوگ ہنس رہے ہیں
اور آدھے لوگ رو رہے ہیں
واپس آجاؤ آدھے پہیے!
یا پھر پورے ہی واپس آجاو
یا پھر ہم سب کو تنہا چھوڑ جاؤ
اگر تم نیچے نہیں اتر سکتے!

فریدا میکسیکو کی معروف مصورہ اپنے مصور شوہر ڈیگو راویرا کی طرح فعال کمیونسٹ لیڈر تھیں۔ روسی بالشویک انقلاب کے بانی رہنما لیون ٹراٹسکی کو جب سٹالن نے جلاوطن کیا تو اس نے اپنی زندگی کے باقی سال فریدا کے گھر قیام کیا۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دنیا کو بتا دو

سنسار کی خبر دینے والا

ننھا بچہ جو ظاہر ہوا ہے

جو آیا نہیں ہے پھر بھی یہاں موجود ہے

میں تمہیں سب بتاؤں گی کہ ہمارے پاس کیا کیا کچھ ہے

ان میں سے جو کچھ تم بچانا چاہتے ہو مجھ سے لے جاؤ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہوا

وہ کیا ہے جو ہمیں چھوکر گزر جاتی ہے پھر بھی ہمارے پاس رہتی ہے؟

ہوا، او ہوا، ہوا، اے ہوا

اس کا کوئی رخ نہیں ہے جسے تم دیکھ سکو

پھر بھی بڑی گرم جوشی سے تمہیں بوسے دیتی ہے اور بغل گیر ہوتی ہے

ہم اسے توڑتے ہیں لیکن یہ ٹوٹتی نہیں ہے

اور جب یہ ہمیں دور لیکر جاتی ہے

تب بھی ہم سب کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے

زخم اور مرہم لگاتی، اڑاتی ہوئی ہوا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مور

کیا ہوگا اگر ہوا چلے اور بادلوں کو اڑا کر لے جائے
اور جاتے ہوئے بادلو! اگر میں ایک مور اڑ رہی ہوتی
کیا ہوتا اگر وہ مور میرا ہاتھ بھی اپنے ساتھ اڑا کر لے جاتا
اور آج صبح میں نے اپنا ہاتھ دے دیا
اپنے بادشاہ کو جو شادی کے لئے آیا تھا
ہائے آسمان، ہائے ہواؤ اور بادل
سبھی چلے گئے بادشاہ کے مور کے ساتھ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پانی

چھوٹے تم اس قدر ڈرے ہوئے ہو
پانی سے
جب کہ ہم یہاں ہیں
آبشار کی وجہ سے تم کانپ رہے ہو
خوشگوار آبشار جو کہ دیے چلی جاتی ہے
اس کی داتاری کبھی ختم نہ ہونے والی ہے
جھاگ کے ملبوس میں لپٹی ہوئی
یہ گرتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گرتی چلی جاتی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

یہ پانی ہے، پانی
پانی ایک صوفی جو اپنے گھر کی طرف واپس جا رہا ہے
نیچے کی طرف یہ بہتی ہے اور جھاگ اڑاتی جاتی ہے
جھاگ جو ایک لمحے پاس آتی دکھائی دیتی ہے
اور اگلے لمحے دور چلی جاتی ہے
اور یہ پانی کو کھیت تک لے جاتی ہے
ماں اور بچے تک اسے ڈھوتی ہے
اس کے کنارے نشے میں دھت ہیں
اور یہ بہت پیئے ہوئے ہے
گائیں اور سانڈھ اسے جی بھر کر پیتے ہیں
پھر بھی یہ ہمیشہ کے لئے رواں دواں
پانی، محبوب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پائن ایپل

اسے اوپر اٹھاؤ

ڈرو مت

پائن ایپل کی تلواروں سے

اس کی ماں نے اسے اسلحہ دیا ہے

جنگل میں زندہ رہنے کے لئے

میرا چاقو گاتا جاتا ہے

جیسے جیسے یہ ایمازون جنگل سے آئے ہوئے پائین ایپل کو ٹکڑے کرتا ہے

جو اپنی طاقت کھو چکا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے بہت سارے خنجروں کے ہوتے ہوئے بھی
جب پلیٹ میں اس کے قتلے آتے ہیں تو
اس کے دائرے لڑکی کی سکرٹ کی طرح لگتے ہیں
ایسی سکرٹ جو کہ سونے سے بنی ہے
جیسے ملکہ سبا کا لباس ہو
تم اپنے دانتوں میں دبا کر کاٹ ڈالو
اور اپنا منہ ملکہ غریب سے بھر لو
جبکہ جوس میرے بازوؤں پہ آ رہا ہے
اور چاندی کے چاقو سے بھی ٹپک رہا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لجا

جب تم مجھے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہو
میں خوبصورت ہو جاتی ہوں
جیسے شبنم گھاس کو جھکا دیتی ہے
میں شرمندہ ہوں اپنے دکھی چہرے سے
اپنی تلخ آواز اور بھدے گھٹنوں سے
جب تم نے مجھے دیکھا اور میری سمت آئے
مجھ غریب نے خود کو پہچانا اور یوں محسوس کیا جیسے میں ننگی ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہیں رستے میں کوئی ایسا پتھر نہیں ملا
صبح کی روشنی اور چمک سے عاری
جیسے یہ عورت جسے تم نے دیکھا
کیوں کہ تم نے فقط اس کا نغمہ سنا ہے
میں اب خاموش رہوں گی
تا کہ راہگزر پر چلتے لوگوں کو میری خوشی کا پتہ نہ چلے
کیسے میرا چہرہ خوشی سے دمکتا ہے
اور ہاتھ کانپ رہے ہیں
یہ اندھیرا ہے اور شبنم گھاس کو جھکا رہی ہے
دیر تک مجھے دیکھتے رہو اور نرمی سے باتیں کرو
تا کہ کل جب میں دریا پر جاؤں تو خوبصورت لگوں
تم جب بھی مجھے چومتے ہو میں سندر ہو جاتی ہوں

میں تنہا تو نہیں ہوں

رات! یہ تو ویران ہے
پربتوں سے لے کر سمندروں تک
لیکن میں! جو کہ تمہاری کوہ پیا ہوں
میں تنہا تو نہیں ہوں
آسمان! یہ تو ویران ہے
کیونکہ چاند تو سمندر میں ڈوب گیا ہے
لیکن میں! وہ ہوں جو تمہیں تھامے ہوئے ہوں
میں تنہا نہیں ہوں
دنیا! یہ تو ویران ہے
جسم کا سارا گوشت دکھی ہے تم دیکھ سکتے ہو
لیکن میں! جو تمہیں بانہوں میں سمیٹے ہوئے ہوں
میں تنہا تو نہیں ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میری رقیب

وہ دوسری عورت کے ساتھ چلا گیا
میں اسے جاتا دیکھتی رہ گئی
اب بھی نرم ہوا چلتی ہے
خاموش راہ گزر کے ساتھ ساتھ
اور یہ نم ناک آنکھیں
اسے جاتا دیکھتی رہیں
وہ اس کے ساتھ محبت میں مبتلا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بہار موسم کی زمین پر
کانٹوں کی شاخوں پر بھی پھول کھلے ہیں
فضا میں ایک نغمہ گونجتا ہے
اور وہ اس کے ساتھ محبت منا رہا ہے
بہار موسم کی سرزمین پر
اس نے اسے بوسہ دیا
سمندر کے خوبصورت کنارے پر
چاند کی کھلتی ہوئی پیلی روشنی
اٹکھیلیاں کرتی لہروں سے ٹکراتی ہیں
اور موجیں میرے خون جگر کا رنگ نہیں اپناتی ہیں
وہ اس کے ساتھ ابد تک اکٹھا جائے گا
آسمان بہت میٹھا ہوگا
خدا کہتا ہے! خاموش رہوں
اور وہ اس کے ساتھ جائے گا ابد تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ننّھے پاؤں

ایک بچے کے ننھے پاؤں
نیلے! سردی سے نیلے پڑ گئے
کیسے وہ تمہیں دیکھتے ہیں لیکن بچاتے نہیں؟
اُف میرے خدایا! ننھے زخمی پاؤں
کنکروں اور پتھروں سے چھلنی زخمی
زمین اور برف سے پامال پاؤں لہولہان
انسان! اندھا ہونے کے ناتے نظر انداز کرتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ تم کہاں پاؤں رکھتے ہو اور کہاں سے اٹھاتے ہو
کھلتی ہوئی روشنی کی چکا چوند
وہاں وہاں جہاں تم نے رکھے ہیں
اپنے خون سے لتھڑے ہوئے ننھے پاؤں
وہاں وہاں سے سرخ گلاب کھل رہے ہیں
لیکن! تاہم جب تم چلتے ہو
گلیوں سے اس طرح سیدھے سیدھے
تم بے شک بہت باہمت ہو
بچے کے ننھے پاؤں
دکھ میں مبتلا دو ننھے موتی
لوگ بغیر دیکھے کیسے گزر سکتے ہیں؟

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اشعار

میرے منہ میں جو چیز بھی آتی ہے
آنسوؤں کا ذائقہ لیے ہوئے ہوتی ہے
میری روزانہ کی روٹی
میری نظمیں
یہاں تک کہ میری دعائیں
میرے کرنے کا فقط ایک کام رہ گیا ہے
جب سے تمہارے لئے میری محبت کو خاموش کر دیا گیا
میرے لئے جو مشکل کام تم نے چنا ہے
وہ کام آہیں بھرنے کا ہے
گرم آنسوؤں سے آنکھیں جم گئی ہیں
منہ درد سے بھرا اور دعاؤں سے لبریز ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں شرمندہ ہوں

اپنی بزدل روح سے
جو تمہیں ڈھونڈنے بھی نہیں جائے گی
اور تمہیں بھلا بھی نہیں پائے گی
جو میں دیکھتی ہوں تمہاری آنکھیں نہیں دیکھ سکتی ہیں
وہ آسمان اور تمہارے جسم پر کھلنے والے گلاب
میں کہ بے چارگی کا بدن لیے
جدائی کی کسک
موت جیسی تھکن
جو تمہارے ساتھ آرام کرنے کے لئے نہیں لیٹے گی
موت کی آغوش میں
مگر بے شرم
بے ثمر زندگی سے چمٹی رہوں گی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چوٹی

شام کا وقت
وہ وقت جو پہاڑوں پر اپنا خون چھوڑتا ہے
کوئی اس وقت کرب میں مبتلا ہے
ایسے سمے ایک عورت کھو رہی ہے اپنا اکلوتا سینہ
جس سے وہ ہمیشہ چمٹی رہی
دل میں کسی شام
خون آلود پہاڑی چوٹیوں کو ڈبوتی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وادی پہلے ہی سایوں کی لپیٹ میں ہے
خاموشی اس میں بڑھتی چلی جاتی ہے
لیکن گہرائی سے یہ وادی دیکھ رہی ہے
کہ پہاڑ جل رہے ہیں سرخ ہو گئے ہیں
ایسے وقت میں میں گانے پر مجبور ہو جاتی ہوں
اپنے دکھوں کا پرانا گیت
کیا میں نے چوٹیوں کو خون میں نہلایا ہے؟
میرا ہاتھ میرے دل پر ہے
مجھے لگتا ہے کہ میرے سینے سے خون رس رہا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اخروٹ کا خالی چھلکا

اخروٹ کا خالی چھلکا
جس سے تم کھیل رہے ہو
اخروٹ کے درخت سے گرا تھا
مگر دھرتی سے اس کا ملن نہیں ہو پایا
میں نے اسے گھاس پر سے اٹھایا تھا
اسے نہیں معلوم کہ میں کون تھی
اسے آسمان کی طرف پھینکا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اندھے کو یہ نظر ہی نہ آیا
اسے اپنے ہاتھ میں لے کر
میں نے باغ میں رقص کیا
اور اس بہرے کو سنائی ہی نہ دیا
سرپٹ دوڑتی ہوئی گھوڑی
تم اسے موڑو نہیں
یہ اپنے اندھیرے میں سو رہا ہے
جب بہار آئے گی
تم اسے توڑ کر کھول دو گے
بس ایک ہی جھٹکے میں
سارا خدا کا جہان
اور چلّا کر اسے پکارے گا
نام لے گا اس کا
اور زمین کا نام

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(ii)

مگر وہ اسے توڑ دیتا ہے
لمبا انتظار کیے بغیر ہی
اور دیکھا کہ گرد جھڑتی ہے
گلے سڑے ہوئے چھلکے سے
اپنے ہاتھوں کو سیاہ موت سے بھرتا ہے
اور وہ روتا ہے اور روتا ہی چلا جاتا ہے
اس کے لئے تمام طویل رات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(iii)

چلو چل کے اسے دفن کر دیتے ہیں
گھاس کے نیچے
اس سے پہلے کہ بہار آ جائے
جو کہ آنے ہی والی ہے
کہیں جاگتا خدا
گزرتے ہوئے دیکھ ہی نہ لے
اور اسے اپنے ہاتھوں سے چھوئے
زمین کے اندر موت

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پابلو نرودا

1904 -1973

Pablo Neruda

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بعد از دوپہر کی طرف جھکاؤ

سہ پہر کی طرف جھکتا ہوا میں اپنا اداس جال پھینکتا ہوں
تمہاری سمندر جیسی آنکھوں کی طرف
میری تنہائی کا ایک شدید طوفان جو طویل بھی ہے اور شعلوں میں لپٹا ہوا بھی
میری تنہائی ایک ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح بازو مار رہی ہے
میں تمہاری کھوئی ہوئی آنکھوں کو سرخ اشارے دے رہا ہوں
جو سمندر کی لہروں جیسی یا پھر ساحل کنارے مینارِ نور جیسی ہیں
تم نے فقط اندھیرے اکٹھے کیے ہیں
اے میری دور کی خاتون
تمہاری نگاہوں پہ کبھی کبھی سمندری ساحل کا گمان ہوتا ہے
سہ پہر کی طرف جھکتا ہوا میں اپنے دکھوں کا جال پھینکتا ہوں
اس سمندر کی طرف جو تمہاری آنکھوں کے ساگر سے بنا ہے
رات کے پرندوں نے پہلے ستاروں پر صدا لگائی ہے
جو میری روح کی طرح منور ہیں جب میں تم سے پیار کرتا ہوں
رات کا گھوڑا اپنے سوار کی پرچھائیاں لیے
زمین پر اپنے نیلے سموں کے نشان چھوڑتا آگے بڑھ رہا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں چاہتا ہوں کے تم خاموش ٹھہری رہو

میں چاہتا ہوں کہ تم خاموش ٹھہری رہو: ایسے ہی جیسے تم موجود ہی نہ ہو
اور تم مجھے ایسے سنو جیسے میں بہت دور سے بول رہا ہوں
اور میری آواز تمہارے کانوں تک نہ پہنچے
ایسے لگتا ہے گویا تمہاری آنکھیں کہیں دور پرواز کر گئی ہیں
اور یہ لگتا ہے کہ ایک بوسے نے تمہارا منہ بند کر دیا ہے
جیسے تمام چیزوں میں میری روح بھر گئی ہے
تم چیزوں میں سے باہر نکلتی ہو اور میری روح سے بھری پڑی ہو
تم میری روح کی طرح ہو
ایک خوابوں کی تتلی
اور تم کسی جادوئی اسم کی طرح ہو
میں چاہتا ہوں کہ تم خاموشی سے ٹھہری رہو
اور ایسے لگے جیسے تم بہت دور ہو
گرچہ ایسا سنائی دیتا ہے جیسے تم لہرا رہی ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ایک تتلی جو ہد ہد کی طرح لپکتی ہے

اور تم مجھے دور سے سن رہی ہو اور تمہیں میری آواز نہیں پہنچ رہی

مجھے اجازت دے دو کہ میں بھی تمہاری خاموشی میں

اپنی خاموشی کے ساتھ شریک ہو جاؤں

اور مجھے اپنی خاموشی کے ساتھ بات کرنے کی بھی اجازت دے دو

جو کہ شمع کی طرح روشن اور انگوٹھی کی طرح سادہ ہے

تمہاری مثال رات جیسی ہے

اس کے ٹھہراؤ اور بھید بھری خاموشی جیسی

تمہاری خاموشی ستارے جیسی , اتنی دور اور سادہ

میں چاہتا ہوں تم خاموش ٹھہری رہو

گرچہ یہ ایسا ہی ہے گویا تم موجود ہی نہ ہو

دور اور دکھ سے بھری جیسے تم مر گئی ہو

پھر فقط ایک ہی لفظ

ایک مسکراہٹ ہی کافی ہے

اور میں خوش ہوں

خوش اس واسطے کہ یہ سچ نہیں ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جلتا چاند، بھری عورت اور پھل

جلتا چاند، بھری عورت اور پھل
سمندری گھونگھوں کی اندھی مہک
کیچڑ اور روشنی کا رچاؤ
تمہارے ستونوں کے درمیان کیا خفیہ علم پوشیدہ ہے
محبوب کے ساتھ پہلی رات میں آدمی اپنے حواس سے کیا چھوتا ہے؟
اُف، محبت کا سفر پانیوں اور ستاروں میں سے ہو کر گزرتا ہے
سانس پھلا دینے والی کثیف ہوا، حبس اور گرمی کا سفر
محبت روشنی کی جنگ ہے
اور دو جسم پامال ہوئے ایک ہی چاشنی سے
بوسہ بہ بوسہ میں تمہاری ننھی لامتناہیت کو سر کر رہا ہوں
تمہارے دریا، کونے اور میدانوں میں بسے گاؤں
اور خوشی و سرمستی سے آگ کے گولے میں تبدیل ہوتی ہوئی تم
خون کی ننھی ننھی شریانوں میں تپتے لہو کی تیز گردش
جس سے تمہیں اک نیا جنم ملا ہے
اس جنم میں تم اور کچھ نہیں فقط اندھیرے میں روشنی ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پھول کی پہیلی

فتح۔ دیر سے آئی ہے۔ میں نے نہ سیکھا تھا
کس طرح سے پہنچا جائے
کنول کی طرح کنویں پر
سفید پیکر لیے، چھلکتی سفیدی
بے حرکت مگر ابدیت کی مالک زمین
کبھی واضح تو کبھی دھندلے جسم سے ظاہر
گھنٹہ بجنے کی آواز تک
وہ چکنی مٹی
اک سفید کرن کے ساتھ یا پھر دودھیا اجالا لیے
اپنے کپڑے پھاڑ کر بے لباس، مٹی کا گہرا اندھیرا
کون سی چٹان پر جاتا پھول کا سوئے بہاؤ ہے
جب تک اس کی سفیدی کا پرچم آگے بڑھتا ہوا
توہین آمیز رات کے اندھیروں کو شکست دیتا ہوا
اور، روشنی کی حرکت سے
خود کو ایک حیران کن بیج میں بدلتی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہمیشہ

میں نہیں جلتا رقابت میں
جو منظر تم نے مجھے دیکھایا اس سے
کسی مرد کے ساتھ آؤ
اپنے کاندھے کا سہارا دیتے ہوئے
سو آدمیوں کے ساتھ آؤ اپنے زلفوں میں لپیٹ کر
ہزار آدمیوں کے ساتھ آؤ اپنی چھاتیوں سے لیکر پاؤں تک چمٹا کر
آؤ ایک دریا کی طرح
ڈوبے ہوئے آدمیوں سے لبریز
جو بل کھاتا ہوا وحشی سمندر میں جا گرتا ہے
ابدیت اور وقت کی لہروں میں
ان سب کو لے آؤ
اسی جگہ جہاں میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں
ہمیں ہمیشہ زمین پر تنہا ہی ہونا چاہیے
تمہیں اور مجھے
اکٹھے اپنی زندگی شروع کرنے کے لیے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بولیوار کیلئے نعرہ

ہمارے عظیم باپ گرچہ اب تمہارا فن جنت میں مکیں ہے
پانی میں، ہواؤں میں
ہماری خاموشیوں میں پنہاں اور کلام میں شنیدہ
ہر چیز میں تمہارا نام پوشیدہ ہے، اے باپ ہماری رگ و پے میں
تمہارا نام گنے کے رس میں مٹھاس بڑھاتا ہے
بولیوار آہن میں بولیوار خاک ہے
بولیوار پرندہ محو پرواز ہے بولیوار آتش فشاں کے اوپر سے ہوتا ہوا
آلو، نمک، مخصوص سائے
دریا کنارے، گندھک کی پتھریلی رگیں
ہر چیز تمہاری ذات اور زندگی سے کشید کردہ ہے
تمہارا ورثہ دریا تھے، میدان تھے اور گھنٹیاں بجاتے مینار
تمہارا ورثہ ہماری روزانہ کی روٹی ہے، اے عظیم باپ

☆ سائمن بولیوار لاطینی امریکی جنگ آزادی کا ہیرو جس نے وینزویلا، ایکواڈور، کولمبیا، پیرو اور پانامہ سمیت کئی ملکوں کو ہسپانوی سلطنت کے قبضے سے آزادی دلائی۔ ملک بولیویا کا نام بولیوار کی نسبت سے ہی رکھا گیا تھا ورنہ تاریخی طور پر اسے آلتو پیرو کہتے تھے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غیر حاضری

میں نے مشکل سے ہی تمہیں چھوڑا ہے
جب تم میرے اندر اترتی ہو تو مورتی بن جاتی ہو
یا پھر کانپتی رہتی ہو
یا پھر بے سکون
مجھ سے ہی گھائل
نہیں تو پھر محبت سے سرشار
جیسے جب تمہاری آنکھیں
زندگی کے تحفے پر بند
جو بغیر کسی وقفے اور رکاوٹ کے میں تمہیں دیتا ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جل پری اور شرابیوں کی کتھا

اس جگہ پر تمام تر ہی مرد تھے

جب وہ مکمل برہنہ اندر داخل ہوئی

وہ مہ نوشی میں مست تھے

انہوں نے اس پر تھوکنا شروع کر دیا

وہ دریا سے پہلی بار باہر نکلی تھی اور دنیا کے بارے کچھ نہ جانتی تھی

توہین سے اس کا صندلی جسم شرابور ہو گیا

ذلت و رسوائی سے اس کے سنہری پستان ڈھلک گئے

آنسوؤں سے ناواقف وہ اشکوں سے نہ روئی تھی

لباس سے انجانی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس کے پاس کوئی کپڑے نہ تھے
انہوں نے سگریٹ سے اس کا بدن جلا جلا کر داغدار اور سیاہ کر دیا
فرش کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک گھومتی وہ جس پر سب قہقہے لگا رہے تھے
وہ بولی نہیں کیوں کہ وہ بولنے سے قاصر تھی
اس کی آنکھیں ایک انوکھی محبت کا رنگ تھیں
اس کی بانہیں سفید پکھراج سے بنی تھیں
اس کے ہونٹوں نے جنبش کی مگر خاموش جن پر موتیے کے دانتوں کی روشنی تھی
پھر اچانک وہ دروازے سے باہر نکل گئی
دریا میں داخل ہوتے ہی اس کے جسم کے سب داغ دھل گئے
وہ ایسے چمک رہی تھی جیسے سفید پتھر بارش میں چمکتا ہے
اور پیچھے دیکھے بغیر وہ پھر تیرنے لگی
وہ تیرتی چلی گئی خلاؤں کی جانب
اور تیر کر چلی گئی موت کی طرف

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پرندہ

یہ ایک پرندے سے ہوتی ہوئی دوسرے پرندے تک پہنچی
پورے دن کا تحفہ
دن جو کہ ایک بانسری سے ہوتا ہوا دوسری بانسری تک پہنچا
جس نے سبزہ اوڑھ لیا
پروازیں جنھوں نے ایک سرنگ بنا دی
جس میں سے ہوا گزرا کرے گی
اور وہاں تک جائے گی جہاں پرندے نیلی ہوا کو توڑتے ہیں
اور گہری نیلی ہوا کے بعد رات آجاتی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جب میں سفر در سفر سے واپس لوٹا
میں معطل رہا اور سبز رہا
سورج اور جغرافیے کے درمیان میں نے دیکھا کہ پر کیسے کام کرتے ہیں
کس طرح خوشبوئیں ترسیل ہوتی ہیں
پروں کے ٹیلی گراف کی مدد سے
اور میں نے اوپر سے راستہ دیکھا
بہاریں اور چھتوں کی اینٹیں
ماہی گیر اپنے کاروبار میں مصروف
جھاگ کے پاجامے
میں نے یہ سب کچھ اپنے سبز آسمان سے دیکھا
میرے پاس اب حروف تہجی نہ رہے تھے
بس اک کوک تھی اک کورس میں ڈار کے
ننھا منا، چمکتا پانی
آگ میں لپٹے ہوئے ننھے پرندے کا
جو محو رقص ہے زرِ گل سے نکل کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

صبح

برہنہ، تم بہت سادہ ہو اپنے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ کی طرح
نرم، زمینی، ننھی منّی، شفاف، گول مٹول
تم میں چاند کی لکیریں ہیں اور کئی دوسرے راستے
ننگی، تم ایسی سنہری ہو جیسے گندم کا برہنہ دانا
برہنہ، تم ایسی نیلی ہو جیسے کیوبا کی رات
تمہاری زلفوں میں مہتاب و ستارے جڑے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ننگی، تم کشادہ اور زرد ہو
جیسے سنہری گرجا گھر میں گرمی کا موسم
برہنہ، تم اتنی ننھی منّی ہو جیسے تمہارا ایک ناخن
گول، لمبا، گلابی
دن کے جنم لینے تک
اور تم چھین لیتی ہو زیرِ زمین دنیا سے
جیسے نیچے کی طرف جاتی کپڑے کی ایک لمبی سرنگ
موسیقی سے لبریز سرنگ
تمہاری شفاف روشنی ماند پڑ جاتی ہے
لباس پہنتی ہو پھر اس کے پتوں کو جھاڑ دیتی ہو
اور ایک بار پھر ایک ننگا ہاتھ بن جاتی ہو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چلبلی آنخیلا

آج میں ایک خالص اور بھرپور جوان عورت کی صحبت سے اٹھا ہوں
ایسے جیسے سفید سمندر کے ساحل پر سے
جیسے جلتے ہوئے ستارے کے مرکز پر
جو دھیرے دھیرے جلتا ہے
اسکی سبز لمبی آنکھوں کا جلوہ
روشنی ایسے ٹپکتی ہے جیسے خشک پانی
اسکی چھاتی جیسے دو شعلوں والی آگ
جسکی لو دو گوشوں میں اونچی ہے
اور دو دریاؤں میں پہنچتے ہیں
اسکی لمبی ٹانگوں کے بعد، دو شفاف بڑے پاؤں
خالص سونے کا موسم ایسا پھل کم ہی دیتا ہے
جیسے اس حسینہ کے پیچ وخم ہیں
جو جسم بھرا پڑا ہے طرح طرح کے پھلوں سے
اور اپنے اندر اک آگ چھپائے ہوئے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ماچو پیچو کی بلندیاں

عظمت والی شاندار جھنجھلاہٹ سے گزرتے ہوئے
رات بنے ہوئے پتھر میں سے مجھے اپنا ہاتھ اندر گھسیڑ نے دو
اور اپنے اندر ہزار سال سے قید پرندے کو حرکت دینے دو، پیٹنے دو
پرانا اور بھولا بسرا انسانی دل
آج مجھے اس خوشی کو بھول جانے دو، تمام سمندروں سے بھی زیادہ وسعت والا
کیونکہ انسان تمام سمندروں اور اس کے ہار کی مانند جزیروں سے زیادہ وسعت رکھتا ہے
اور ہمیں اس کے اندر غوطہ زن ہونا چاہیے جیسے کسی کنویں کے اندر اترتے ہیں اور پھر واپس چڑھائی
خفیہ پانی کی شاخوں کی مدد سے سفر کریں اس میں سے سچ کی تلاش کا
مجھے بھول جانے کی اجازت دو، پتھر کا بڑا گھیر، اس کے طاقت ور حصے
ناپائیدار وقت، اوپر سے نیچے آتے لمحے، شہد کی مکھیوں کے چھتوں کی بنیادیں
اور ترتیب والی مستطیلوں سے مجھے اپنا ہاتھ پھسلانے دو
ہاتھ دھرنے دو مجھے جادوئی خون آلود جسم اور خونِ نمک پر
جب، جیسے ہنہناتا سرپٹ دوڑتا گھوڑا، اس کی مثل غصیلا سمندری پرندہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں اڑنے کے لئے اپنے پر سنبھالتا ہوں
تو وہ طوفان اٹھا دیتا ہے، پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سے اندھیرے چھٹتے ہیں
مجھے پرندے کی تیزی نظر نہیں آتی
مجھے قدیم تہذیب کے لوگ نظر آتے ہیں، قیدی، سونے والے
اس کے کھیتوں کو ڈھانپ دو۔ ایک جسم، ایک ہزار جسم، ایک آدمی، ایک ہزار
تیز ہوائیں عورت کو اڑا لے جا رہی ہیں، عورت جورات اور بارش میں نہائی ہوئی ہے
کھڑے کھڑے وہ پتھر کی مورتی بن گئی ہے
ساتھ ہی سب منظر پتھر کی مورتیوں کے میوزیم میں بدل گیا
خوان چھوٹے پتھروں سے بنا، ویراکوچا کا بیٹا
خوان سرد پیٹ والا، سبز ستارے کا بیٹا
خوان ننگے پاؤں والا، ترقیسا کا پوتا
اٹھو اور میرے ہمراہ جنم لو ایک ساتھ، اے میرے اپنے حقیقی بھائیو

ماچو پیچو جنوبی امریکا کے ملک پیرو میں واقع ایک تاریخی شہر ہے جو جنوبی امریکہ کی سب سے قدیم تہذیب "ان کا" INCA کا دار الخلافہ تھا۔ کئی صدیوں تک یہ شہر دفن رہا اور انتہائی اونچی پہاڑی پر واقع ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے اوجھل رہنے کے بعد گزشتہ صدی میں آثار قدیمہ کے ماہرین نے اسے دوبارہ دریافت کیا۔ ماچو پیچو کو دنیا کا قدیم ترین شہر اور INCA تہذیب قدیم ترین مانی جاتی ہے۔ پابلو نرودا کی تحقیق کے مطابق INCA معاشرہ ایک سوشلسٹ معاشرہ تھا جس میں بادشاہت یا آمریت کی بجائے کیمیونزم کے اصول پر حکمرانی قائم تھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوزہ گر

تمہارے تمام جسم میں ہے
ایک مکمل پن یا پھر اک موزونیت جو میری تقدیر ہے
جب میں اپنا ہاتھ اوپر اٹھاتا ہوں
تو مجھے جسم میں جگہ جگہ اک کمی سی محسوس ہوتی ہے
جو میری تلاش میں ہے، جیسے
کوزہ گر نے تم کو بنایا ہے محبت اور چکنی مٹی سے
تمہارے گھٹنے، تمہاری چھاتیاں
تمہاری کمر
میرے ہی جسم کے گمشدہ حصے ہیں
جیسے پیاسی زمین کی دراڑیں
جہاں سے وہ جدا ہوتی ہے
اپنی مکمل شکل سے ٹوٹتی ہے
اور دونوں اکٹھے ہوں تو
ہم ایک دریا کی طرح مکمل ہیں
جیسے ریت کا ایک مکمل ذرّہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وہ جزیروں کے لئے آتے ہیں (1493)

قصابوں نے جزیروں پر گندگی پھیلا دی
گوانا ہانی پہلا تھا
اس اذیت اور تشدّد کی تاریخ میں
چکنی مٹی سے بنے بچوں نے دیکھی انکی
ٹوٹتی ہوئی مسکراہٹیں
فنا ہوتی ہوئیں
ان کا طرز عمل ہرنوں جیسا تھا
موت کی راہ پر سفر کرتے ہوئے وہ سمجھ ہی نہ پائے کہ صورت حال کیا ہے
انہوں نے اعتماد کیا اور وہ تشدّد کا نشانہ بنائے گئے
ان کو سلگایا اور جلایا گیا
ان کو پامال کر کے دفن کر دیا گیا
اور جب وقت نے دوبارہ ان کے گرد رقص کیا
پام کے درختوں کے ارد گرد مستانہ رقص

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سبز دیوانِ خاص خالی تھا
کچھ بھی تو نہیں بچا تھا ما سوائے ہڈیوں کے
سوکھی، کرخت، سخت
صلیب کی شکل میں
زیادہ عظمت کیلئے خدا اور بندے کی
بڑی ٹھیکریوں سے
سوتاونتا کی سبز شاخوں سے
مرجان کے پتھروں تک
ناروائز کا چاقو سنگتراشی کرتا رہا
یہاں صلیب اور یہاں پر باغیچہ پھولوں سے بھرپور
اور یہاں داؤ کی کنواری
دمکتا کیوبا، کولمبس کا کوہِ نور
معیاری گھٹنوں کے نشان
گیلی ریت پر نقش

1943 میں سپین نے لاطینی امریکہ کو نوآبادی بنانے کے عمل آغاز کیا تھا۔ یورپ سے آنے والے سامراجی عناصر کے خلاف لکھی گئی اس نظم میں کچھ نام اردو میں ترجمہ نہیں کیے جا سکتے جو جنوبی امریکہ کی تاریخ کے اساطیری کردار ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شاعری

یہ ان دنوں کی بات ہے
جب شاعری مجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے مجھ تک پہنچی تھی
مجھے کیا پتا، مجھے کیا خبر کہ کہاں سے آ گئی تھی وہ
کسی دریا سے نکل کر آئی تھی یا موسم سرما سے نکل کر
کس واسطے؟
اور کیونکر؟
مجھے کیا پتا
نہ وہ صدائیں تھیں
نہ وہ الفاظ تھے اور نہ ہی خاموشی
مگر مجھے گلی سے بلا لیا گیا
شب کی جھاڑیوں سے یکا یک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بالکل علیحدہ

تنہا جاتے جاتے
میں کہ بے شکل تھا
وہیں مجھے اس نے گرفت میں کرلیا
کہنے کیلئے میری بساط میں کچھ نہیں تھا
زبان مری ناواقف تھی ان کے ناموں سے
نین میرے اندھیارے تھے
پھر آتما میں اک بھونچال آیا
نہ جانے وہ فراموش کردہ پروں کی آواز یا گرد و غبار
مجھے رستہ سجھائی دینے لگا تھا
خفیہ چنگاریاں اڑاتی آگ کو دریافت کرلیا تھا
اس کے ساتھ ہی پہلی مرتبہ میں نے بے جوڑ، ٹوٹی پھوٹی لائنیں لکھیں
بہت کمزور اور کسی معنی سے عاری
بھرپور بے وقوفی، مکمل عقلمندی
اک ایسے آدمی کی طرح جسے کچھ بھی معلوم نہیں
یکا یک میں نے بادلوں کو چھٹتے اور آسمان کو کھلتے ہوئے دیکھا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اک نیا جہان میری نظروں کے بالکل سامنے تھا

سبزہ

جس کی دھڑکن سنائی دیتی ہے

گہرے سائے بہت گھنے

آگ

پھول اور تیروں سے بھرپور

بادسموم سے لبریز شب

یہ جہان

ان کے درمیاں اک میں ادنیٰ انسان

خلاؤں میں خوابیدہ ستاروں کے ساتھ ساتھ

کسی گہرے بھید کی تصویر کی طرح

مین اپنے آپ کو کائنات کا حصہ ماننے لگ گیا

ستاروں کی گردش کے ساتھ گردش کرنے لگا

اور یہ دل تو ہواؤں میں اڑنے لگ گیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مشرق میں مذہب

وہاں رنگون میں میں نے محسوس کیا کہ دیوتا
دشمن تھے
بالکل خدا کی طرح
غریب انسانوں کے
دیوتا
مرمریں جبڑے کھولے
سفید وہیل مچھلیوں کی طرح
دیوتاؤں کا مذہب میخوں جیسا
ناگ دیوتا سزا دیتے ہوئے
جنم لینے کے جرم پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ننگے اور مزین بدھا
خالی ابدیت کی
کاک ٹیل پارٹی پر مسکراتے ہوئے
جیسے عیسیٰ اپنی خوفناک صلیب پر
وہ سب کے سب ہر چیز پر قادر
ہم پر اپنی جنت مسلط کرنے پر قادر
سب تشدّد دیا پھر پستول سے مسلح
دکھ خریدنے یا پھر ہمارا خون جلانے کے لئے
انسان کے تراشے ہوئے غصیلے دیوتا
اپنی بزدلی چھپانے کے لئے
اور سب کچھ وہاں ایسا ہی تھا
تمام زمین جنت کی خوشبو سے مہکتی ہوئی
اور جنت کی مصنوعات سے لبریز

☆ رنگون۔ میانمار کا دارلخلافہ جہاں پابلو نرودا کئی برس تک سفیر متعین رہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے زمین! میرا انتظار کرو

اے سورج مجھے لوٹا دو
اپنی وحشی تقدیر کی طرف
قدیم جنگلوں کی بارش
مجھے واپس لوٹا دو وہ خوشبو اور شمشیریں
جو آسمان سے گری ہیں
اک اکیلا ٹکڑا چراگاہ اور پتھر کا
دریا کے کناروں کی نمی
درخت کے پتوں کی مہک
دل کی طرح زندہ ہوا
اونچے اریوکیریا کی بے چینی میں دھڑکتی ہوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے دھرتی مجھے اپنے پاکیزہ تحفے واپس دے دو
خاموشی کے مینار جو گلاب کھلاتے ہیں
اپنی تنہائیوں کی جڑوں سے
میں واپس جانا چاہتا ہوں اور وہ بننا چاہتا ہوں جو پہلے نہیں بن سکا
اور اس شدّت اور گہرائی سے واپس جانا سیکھنا چاہتا ہوں
کہ تمام فطرتی اجزاء کے درمیان
میں زندہ رہ سکوں گا کہ نہیں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے
ایک اور پتھر
گہرا سیاہ پتھر بننا چاہتا ہوں
ایک خالص پتھر جو دریا کی گود میں پڑا رہتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رانی

میں نے تمہارا نام رانی رکھ دیا ہے
تم سے بھی زیادہ طویل القامت جہان میں ہیں
زیادہ لمبی
جہاں میں تم سے بھی زیادہ خالص ہیں
زیادہ مخلص
دنیا میں تم سے بھی زیادہ حسین ہیں
حسین تر حسینائیں
مگر تم ملکہ ہو
جب تم گلی کوچوں میں سے گزرتی ہو
تو تمہیں کوئی بھی نہیں پہچانتا
کسی کو بھی تمہارا بلوریں تاج نظر نہیں آتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کوئی نہیں دیکھتا

سرخ سونے کے قالین کو کوئی نہیں تکتا
جو تمہاری راہوں پہ بچھتا ہے جب تم گزرتی ہو
نظر نہ آنے والا قالین
اور جب تم جلوہ گر ہوتی ہو
تمام دریا گنگنانے لگتے ہیں
میرے جسم میں گھنٹیاں بجتی ہیں
گھنٹیوں کی آواز عرش ہلا دیتی ہے
اور بھجن کی آواز سے دنیا بھر جاتی ہے
صرف تم اور میں
صرف تم اور میں، میری محبوب
میری بات پر دھیان دو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہاری قربت کا احساس بہت اچھا ہے

شب کو یہ احساس بہت اچھا ہے کہ تم میرے قریب ہو
محبت
تمہاری نیند میں تو نظر نہیں آتی
رات کے ارادتی
جب کہ میں اپنی پریشانیوں کو سلجھاتا ہوں
جیسے وہ پیچ خوردہ جال تھے
واپس لیا، تمہارا دل خوابوں میں سفر کرتا ہے
مگر تمہارا جسم اس طرز سے مستعفی ہو چکا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہیں چاہنے کی کوئی وجہ نہیں ماسوائے کہ تم مجھے محبوب ہو

میں تمہیں نہیں چاہتا ماسوا اس کے کہ مجھے تم سے محبت ہے
میں سفر کرتا ہوں تم سے محبت کرنے سے لیکر تمہیں نہ چاہنے تک
تمہارا انتظار کرنے سے لیکر انتظار نہ کرنے تک
میرا دل سفر کرتا ہے برف سے لیکر آگ تک
مجھے تم سے اس لیے محبت ہے کیونکہ صرف تم ہی ہو جس سے میں محبت کرتا ہوں
میں تم سے سخت نفرت کرتا ہوں اور نفرت کیے ہی چلا جاتا ہوں
میرا تمہاری طرف جھکاؤ
اور میری تمہارے لئے بدلتی محبت کا پیمانہ
بس یہی ہے کہ میں تمہیں دیکھتا بھی نہیں مگر تم سے اندھی محبت کرتا ہوں
ہوسکتا ہے جنوری کی روشنی کارگر ثابت ہوگی
میرا دل اس کی ظالم شعاع سے
میری حقیقی چین کی کنجی چرا رہا ہے
داستان کے اس حصے میں میں وہ شخص ہوں گا جو مرتا ہے
بس تنہا میں ہی
اور میں محبت سے مروں گا کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں
بس اسی لئے کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں
محبت
آگ میں اور خون میں بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہارے پاؤں

جب میں تمہارا چہرہ نہ دیکھ سکوں
تو پھر میں تمہارے پاؤں کی طرف دیکھتا ہوں
محرابی ہڈیوں سے بنے تمہارے پاؤں
میں جانتا ہوں کہ وہ تمہیں مدد پہنچاتے ہیں
اور تمہارا چاشنی وزن
ان پر کھڑا ہوتا ہے
تمہاری کمر اور تمہاری چھاتیاں
تمہارے جسم کی دوہری گلابی رنگت
تمہاری آنکھوں کے دریچے
جو ابھی ابھی محوِ پرواز ہوئی ہیں
تمہارا پھل جیسا کھلا منہ
تمہاری سرخ زلفیں
میری ننھی بُرجی
مگر میں تمہارے قدموں سے محبت کرتا ہوں
فقط اس لئے کہ وہ چلے تھے
زمین کی سطح پر
ہوا کے دوش پر اور پانی کے اوپر
یہاں تک کہ تمہارے پیروں نے مجھے تلاش کرلیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پسوّ مجھے بہت بھاتے ہیں

مجھے پسوؤں سے بہت لگاؤ ہے
اتنا لگاؤ کہ میں انہیں کئی کئی گھنٹے کاٹنے کی اجازت دیتا ہوں
وہ احسنِ تقویم میں خلق ہوئے ہیں، قدیم، سنسکرتی
مشینوں میں تو کوئی بھی کشش نہیں ہوتی ہے
وہ کھانے کیلئے نہیں کاٹتے ہیں
وہ تو صرف چھلانگ لگانے اور اچھلنے کیلئے کاٹتے ہیں
وہ تو سرمئی محیط کے رقاص ہیں
بہت ہی نازک بازی گر
سب سے نرم اور سب سے زیادہ معنی خیز سرکس میں
انہیں میری جلد پر اچھلنے کودنے دو
اپنے جذبات کا اظہار کرنے دو
میرے لہو سے انہیں محضوظ ہونے دو
مگر کسی کو چاہیے کہ میرا ان سے تعارف کروادے
میں انہیں قریب سے جاننا چاہتا ہوں
میں جاننا چاہتا ہوں جس پر میں اعتماد کر رہا ہوں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سرما سے ملن

جس طرح میں نے ان سردیوں کا انتظار کیا ہے
کبھی کسی نے موسم سرما کا مجھ سے پہلے
بھلا کہاں ایسے انتظار کیا ہوگا
سبھی لوگوں کا خوشیوں سے ملن ٹھہرا تھا
آہ! برے وقت اک فقط میں تھا جو کہ
ترے انتظار میں تھا
اب کہ سرما کیا پہلے سرد موسموں جیسا ہے؟
والدہ کے ساتھ والد اور کوئلے جو دہک رہے ہیں
باہر گلی میں گھوڑا ہنہنا رہا ہے
آنیوالے سالوں میں بھی کیا کوئی ایسا سرما کا موسم ہوگا؟
بالکل مردار
جو زندگی کا احساس مٹا دیتا ہے
فطرت کو اطلاع بھی نہیں پہنچتی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ ہمارا خاتمہ ہوگیا ہے
ایسا نہیں ہے
میں ساون میں لپٹی اک تنہائی کا دعویدار تھا
اور مرے من کے ساگر میں یہاں
موسمِ سرمانے بسیرا کر لیا ہے
کچھ ایسی ہوا کے سنگ
جو کہ دو علاقوں میں بہے پانیوں کے درمیاں
اڑتی جا رہی ہے اک پرندے کی طرح
آسمان کے رونے کو
ہر اک چیز بالکل تیار تھی
کھلے آسمان نے اپنی اکلوتی پلک سے
اشکوں کو ٹھنڈی شمشیروں کی طرح نیچے گرا دیا
اور پھر ہوٹل کے کسی خالی کمرے کی طرح دنیا نے
اپنے آپ کو بند کر لیا
امبر، برکھا اور وسعتیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(ii)

چیزوں کا مرکز، وسعت اور نقطۂ اختتام کے بغیر ساغر
پھیلتے جاتے پانی کا نیلا دل
پون اور پانی کے درمیاں
جھلملاتا اور ناچتا جاتا ہے
اپنے لئے کوئی بدن اجلے رزق کی تلاش میں ہے
پیاس سے بلکتی شاہراہوں پر چلتے رہنے کے بعد
سر پر ہیٹ رکھے اپنے پرانے گرد سے اٹے جوتوں سمیت
میں ایک مکان کے اندر جاتا ہوں
تنہا رسم و رواج کی ادائیگی کیلئے کوئی بھی نہیں آیا
مقام کی پاکیزگی کا احساس ہونے پر
خود کو میں اکیلا محسوس نہیں کرتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اپنے اندر کی وسعتوں کا مجھے ادراک ہے
مانند اس کنویں کے
جس کی گہرائی ہمیں خوف سے بھر دیا کرتی تھی
ہمارے بچپن کے دنوں میں
میں اک اجلے پن میں قید
چبھتی ہوئی سوئیوں کا احساس لیے
موسمِ سرما سے منسلک ہوں
اس کی طاقت جو بے حس کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے
اور اس کے سایہ دار عناصر کی قوت
اجالا یکا یک چلا جائے گا
تاخیر سے کھلنے والے اس کے گلاب کے گھیراؤ اور بوچھاڑ سے
اندھیرے مکان کی چھت تلے
میں دھرتی سے کلام کرنے لگ جاؤں گا
کسی جواب کی کوئی آرزو من میں لیے بغیر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(iii)

کون ہے جو ایسی آتما کا طلب گار نہیں جو مستقل مزاج ہو؟
اپنی آتما کے کناروں کو کون تیز نہیں کیے رکھتا؟
آنکھ کھلنے کے ساتھ ساتھ فوراً
ہمیں نفرت دکھائی دیتی ہے
اور جیسے ہی ہم چلنا سیکھتے ہیں
ٹھوکر لگنے سے نیچے گر جاتے ہیں
ہم چاہت کی خواہش کرتے ہیں مگر نفرت ہمارے حصے میں آتی ہے
چھونے سے ہم گھائل ہو جاتے ہیں
کون ایسا ہے ہم میں سے
اپنے ہتھیاروں کو جو مسلسل تیز نہیں کرتا
اور ادلے کے بدلے والے دائرے میں نہیں گھومتا رہتا
حساس طبیعت رکھنے والا شخص سنیاسی بننے کی لگن میں لگا رہتا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شریف شخص شمشیر اٹھا لیتا ہے
محبت کی آرزو میں مبتلا شخص
اک خیالی بوسے کی تمنا کے سبب
اکیلا اور نامہربان ٹھہرتا ہے
ایسا شخص تو اس ناری کی طرف بھی نہیں تکتا
بظاہر جو حالت ملال میں
اس کے انتظار میں ہوتی ہے
کچھ بھی کرنے کو باقی نہیں رہا
شاہراہوں کے کناروں پر عارضی دکانیں سج گئی ہیں
جعلی شکلیں بیچنے کیلئے
دکان والا ہر شخص کو جعلی چہرہ لگانے کی کوشش کر رہا ہے
موسموں اور جانوروں جیسے چہرے
خوش اور مطمئن چہرے، نیک لوگوں جیسے چہرے
یہاں تک کے چاند ڈوب جاتا ہے
اور شمعوں کے بغیر رات کے اندھیرے میں ہم سب کے چہرے ایک سے ہو جاتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(iv)

اک چہرہ تھا مرا
جو میں ریت کے اندر گم کر بیٹھا
پیلا پریشان کاغذ کا اک چہرہ
مری آتما کیلئے اپنی چمڑی
تبدیل کرنا اس وقت تک کٹھن تھا
تاوقتیکہ وہ اپنی فطرت تک نہ پہنچتی
اور اس غمگین حق کا دعویٰ نہ کرتی
کہ موسم سرما کی منتظر ٹھہرتی، مکمل طور پر اکیلی، بغیر کسی عینی شاہد کے
منتظر رہتی کالی سمندری مچھلی خور کے
ہاتھوں کے نیچے
کسی ایسی لہر کے بہاؤ کا
جو کہ اکیلے پن کی بہتات کو رواں رکھتی
منتظر رہتی اور مجھ سے ملن ہوتا
اجالا یا پھر گریہ یا عدم کی اک لمس کے ہمراہ
مری دلیل جس چیز سے واقف ہی نہیں ہے
میرا اواہمہ، مری عدم دلیلی، میرا من

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(v)

پانی اتنا کہنہ ہو گیا ہے کہ اب
وہ بالکل نیا بن چکا ہے
شیشے کو توڑتا ہوا پرانا پانی
اک مختلف زندگی میں داخل ہو گیا
اور پھر ریت سمے کے تحفظ میں ناکام رہی
نئے ساگر کا پہناوا بڑا اجلا ہے
پہچان سے اس کا آئینہ گم ہو گیا
اپنی ڈگر ہم بدلتے ہوئے
مگر آگے قدم بڑھاتے رہتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

(vi)

اے موسم سرما
مجھے ڈھونڈنے نہ آنا
میں کب کا جا چکا ہوں
مرا رشتہ ماضی یا پھر حال سے ہے
موسلا دھار بارش جب آ جائے
تو پھر ان گنت اپنی سوئیاں نچھاور کر دیتی ہے
درختوں کی ٹپ ٹپ سے آتما کا ملن کراتی ہے
ساگر کی راکھ، سبز پاتوں میں اک سنہری ڈبیا کا بکھرنا
اور نین برے جو تاخیر سے کھلنے کے عادی ہیں
دھرتی سے جڑے ہیں
فقط دھرتی سے

(vii)

فقط دھرتی سے
دھرتی، پون، ریت اور پانی سے
جن سے مجھے مکمل شفافیت عنایت ہوئی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

راپانوئی

راپانوئی: ایسٹرن آئی لینڈ کا قدیم نام جو بحرالکاہل میں واقع چلی کے زیرِاثر ایک جزیرہ ہے جو اپنے ۸۸۷ پہاڑی مجسموں کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہے جنہیں موائی (MOAI) کہتے ہیں اور اقوامِ متحدہ کے ادارے UNESCO نے اسے عالمی ورثہ قرار دیا ہے، اس جزیرے کے مقامی لوگوں کی نسل اور زبان بھی (RAPANOI) ہی ہے۔ ۲۰۱۱ میں اس کی کل آبادی پانچ ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔

تے پیتو۔تے۔ہینوا، سمندر کی ناف
ساگر کی ورکشاپ،
بیتے ہوئے بادشاہوں کی پیشانی
تمہارے ایک جھٹکے سے پیشانی لاوا اگلنے لگی ہے
ساحلِ سمندر پر کھڑے آدمیوں کے
پتھر کی کانٹے دار آنکھیں
طوفانی کائنات کی پیمائش کیے ہوئے
اور وہ ہاتھ جو اٹھا
تمہارے مجسموں کی پاکیزہ طاقت اس میں مرکوز تھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تمہاری مذہبی چٹان کاٹی گئی
سمندر کی تمام قطاروں کی طرف
اور آدمیوں کے چہرے ظاہر ہوئے
جزیروں کے جھنڈ سے نکلتے ہوئے
آتش فشاں کے خالی دھانوں سے پیدا ہوئے
جن کے پاؤں خاموشی میں گھڑے ہوئے ہیں
وہ ہراساں تھے اور بند تھے
پانی میں طوفان جو چکر کھا کر پھر آتا
تمام نمدار سلطنتوں سے
اور سمندر نے چہرے نقاب سے مقید کر لیے
اور کوئی بھی باسی نہ بچا مگر پتھر کے چہرے
بادشاہت کا مدار
یہ خاموش تھا
جیسے سیارے کا مدار میں داخلہ
دھاگہ
جس نے جزیرے کے منہ کو لفافے میں بند کر دیا
اس طرح سمندر کی روشنی میں
پتھر کی داستان بجتی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وشالتا اپنے کالعدم تمغوں کیساتھ
اور ننھے بادشاہ جو مجسم ہیں
یہ تمام تنہا شہنشاہیت
سمندری جھاگ کو امر کرنے کیلئے
غیر محسوس رات میں سمندر کو لوٹ جاتی ہے
اپنی نمکین سنگت کو لوٹتی ہے
صرف چاند مچھلی جو ریت میں دب کر مر گئی
فقط وقت جسے ان مجسموں نے مار دیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

منارہ نور

اے منارہ نور
حسنِ غمگین
جو روشنی کے ہالے کو بڑھا دیتا ہے اور سمندر میں کھڑا مجسمہ
چونے دار آنکھ
وسیع و عریض پانیوں کا بلاّ
صبح کے مرغِ طوفان کی آہیں
سمندر کے دانت
سمندری ہواؤں کی بیوی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اے الگ کردہ گلاب
جسے توڑا گیا ہے ایک روندی ہوئی لمبی شاخ سے
جو کہ گہرائیاں ہیں
تبدیل ہوگئی ہیں جزیروں کے مجموعے میں
اے قدرتی ستارے
سبز شاہی تاج
تنہا تمہارے ہی راج ونش کیلئے مخصوص ہے
اب تک لاحاصل
گریزاں، متروک
جیسے ایک قطرہ
جیسے ایک انگور
ساگر کی طرح

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کیا گلاب برہنہ ہے بتاؤ مجھے؟

مجھے بتاؤ
کیا گلاب ننگا ہے؟
یا پھر اس کا اکلوتا پہناوا ہی یہی ہے؟
درخت کیوں پردہ پوشی کرتے ہیں؟
اپنی جڑوں کے شکوہ وجلال کے اوپر
کار چوروں کے اظہارِ افسوس کو کون سنتا ہے؟
کیا اس دنیا میں اس سے زیادہ غمگین کوئی بات ہے؟
کہ ایک ریل گاڑی بارش میں کھڑی ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مایوسی کا نغمہ

تم ہر چیز نگل گئی ہو
فاصلے کی طرح
سمندر کی طرح
جیسے وقت ہو
تم میں ہر چیز ڈوب گئی ہے
یہ حملے اور بوسے کے خوشگوار لمحے تھے
یہ طلسماتی لمحے تھے جو منارہ نور کی طرح چمکے تھے
پائلٹ کا خوف
اندھے ڈرائیور کا غصہ
محبت کا سرکش نشہ
تم میں سب کچھ ہی ڈوب گیا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

از لانیگرامیں شب

قدیم رات اور متمرد نمک
میرے گھر کی دیواروں سے ٹکراتے ہیں
سایا یکتا ہے
آسمان اب سمندر کے ساتھ دھڑکتا ہے
اور پھر آسمان اور سائے پھوٹتے ہیں
اپنے وسیع تنازعے کے حادثے میں
تمام رات وہ کوشش کرتے جھگڑتے ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کسی کو بھی اس کا نام معلوم نہیں
جو تلخ روشنی آہستہ آہستہ کھلتی جاتی ہے
سست پھل کی طرح
اور پھر ساحل پہ روشنی پھیلتی ہے
کلبلاتے سایوں میں سے
کٹھور صبح صادق
رواں دواں نمک میں گوندھی ہوئی
رات کے تودے سے صاف کی ہوئی
سمندر سے دھوئے گئے آتش فشاں کے دھانے سے خون آلود

ازلا نیگرا چلی کے دارلحکومت سنتیاگو کے قریب واقع قصبہ ہے جہاں پابلو نرودا کا گھر تھا اور ساحل کے کنارے واقع اس رہائش گاہ میں ہی وہ اور اس کی بیوی مدفون ہیں۔ گھر کو میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور روزانہ سینکڑوں سیاح اسے دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ نرودا کے باقی دو گھروں کو بھی جو سنتیاگو اور پالپرائسو میں واقع ہیں، میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا ہے جو مرجع خلائق ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چٹان پر نقش تصویر

ہاں میں اسے جانتا تھا
میں نے کئی سال اس کی ہمراہی میں بیتائے
وہ ایک ایسا شخص تھا جو تھک چکا تھا
اپنی ماں اور باپ کو اس نے پیراگوئے میں چھوڑ دیا تھا
اپنے بیٹوں کو، اپنے بھتیجے بھانجوں کو
اپنے حال ہی میں بنے سسرالیوں کو
اپنے گھر کو، اپنی مرغیوں کو
اور کئی آدھی کھلی کتابوں کو
انہوں نے اسے دروازے پر دستک دے کر بلوایا تھا
جب اس نے دروازہ کھولا
تو پولیس والے اسے اٹھا کر لے گئے
اور انہوں نے اسے اتنا مارا
کہ اس نے اپنا لہو گرادیا فرانس میں، ڈنمارک میں
سپین میں، اٹلی میں اور اس کے ارد گرد دور تک

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس طرح سے وہ مر گیا اور مجھے اس کا چہرہ نظر آنا بند ہو گیا
اس کی گہری خاموشی کو سننا بند کر دیا
اور پھر ایک دفعہ
طوفان بھری رات میں
پھیلتی ہوئی برف باری کے ساتھ
نرمی کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برستی ہوئی
گھوڑے کی پیٹھ پر، وہاں، بہت دور
میں نے دیکھا تو وہاں میرا دوست تھا
اس کا چہرہ پتھر میں کھدا تھا
اس کا نمایہ وحشی موسم کو للکار رہا تھا
اس کے نتھنوں سے ہوا دھوئیں کی طرح نکل رہی تھی
آزار و اذیت کی تکلیف سے آہوں کی آواز جاری تھی
اس طرح وہاں جلاوطنی زمین پر آئی تھی
اور پتھر میں تبدیل ہو گئی تھی
اب وہ اپنے دیس میں بستا ہے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سانسیں

مجھے ڈھونڈ رہی ہیں دیکھے بغیر میرے کامل خوابوں کو
جیسے ایک پودا جس کے بیج نے اندھیرے میں نمو پائی ہے
طلوع ہوتی
تم وہ دوسری ہوگی
صبح صادق میں زندہ
مگر ان سرحدوں سے جورات میں کھو چکی ہیں
موجودگی سے غیر حاضری سے جہاں ہم خود سے ملتے ہیں
کچھ تو باقی رہ جاتا ہے
جو ہمیں زندگی کی روشنی میں لے جاتا ہے
جیسے پرچھائیوں کا نشان مہر بند ہو چکا
شعلے کیساتھ اسکی خفیہ مخلوقات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میری محبوبہ

ہم نے ایک دوسرے کو ایسی حالت میں پایا ہے

پیاسے

اور ہم نے

پی لیا ہے تمام پانی

اور خون

ہم ایک دوسرے کو ملے ہیں

بھوکے

اور ہم نے اک دوجے کو ایسے کھایا

جیسے آگ کھا جاتی ہے

اپنے اندر ہم زخم چھوڑ چلے ہیں

مگر تم میرا انتظار کرنا

میرے لیے تم اپنی مٹھاس بچا کے رکھنا

اور میں بھی تمہیں دوں گا

ایک سرخ گلاب

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

Mohabbat Ky Do Rang

Gabriela Mistral

&

Pablo Neruda

محبت چھوگئی دل کو (شعری مجموعہ)

گزشتہ دس برسوں میں نوجوان شعراء کی جونسل اُبھر کر سامنے آئی ہے اس میں سے ایک اہم نام عامر بن علی کا ہے۔ اس کی شاعری نوجوان نسل کے ساتھ ساتھ ثقہ اور معتبر ادبی حوالوں سے بھی لائق توجہ اور پسندیدہ ہے۔ امجد اسلام امجد

ادب سے عامر بن علی کی کمٹمنٹ ہے اور یہی کمٹمنٹ اُسے کچھ کر گزرنے کے عمل پر اُکساتی رہتی ہے اور بے چین رکھتی ہے۔ نفرت اور منافقت سے آلودہ موجودہ ادبی فضا میں ایسے شاعروں کا وجود غنیمت ہے جو نہ صرف شاعری میں محبت اور پیار کی بات کرتے ہیں بلکہ خود اس کی عملی تصویر بھی ہیں۔ عطاء الحق قاسمی

چلو اقرار کرتے ہیں (شعری مجموعہ)

عامر بن علی کی غزلوں میں بھی ان کی ذہانت اور حسانیت جگہ جگہ نمایاں ہے۔ مگر ان کا حقیقی تخلیقی جوہر ان کی نظموں میں اظہار پاتا ہے۔ وہ جدید نسل کے نمائندہ شاعر ہیں اور ان کے کلام میں امکانات کے آفاق خاصے وسیع ہیں۔ احمد ندیم قاسمی

عامر بن علی کول، معصوم اور سچے جذبوں کو سادگی اور سلاست کے ساتھ شعری پیکر عطا کرنے کے خوابیدہ عمل میں سرشار ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک خاص قسم کی لطافت اور نغمگی ہے جو قاری یا سامع کے دل و دماغ پر پھوار کی طرح برتی ہے۔ پھر دھیمے دھیمے انداز میں سلگاتی چلی جاتی ہے۔ اسلم کولسری

سرگوشیاں (شعری مجموعہ)

عامر کی نظموں اور غزلوں کا دوسرا مجموعہ "سرگوشیاں" اپنے عنوان کی طرح سبک، مدھم اور نرم و نازک جذبات و خیالات سے مزین ہے۔ ان نظموں سے ہمیں اپنے آپ کو تلاش کرنے والی نوجوان نسل کو تلاش کرنے اور اسے سمجھنے اور پیار کرنے کی دعوت ملتی ہے۔ منو بھائی

عامر بن علی زندگی کے غبار آلود راستے پر ہمہ وقت سفر کرنے والا ایک نوجوان ہے۔ انتھک، باعمل اور اچھے برے موسموں میں سر اُٹھا کر چلنے والا نوجوان ہے۔ اس نے اس سفر میں آنے والے ہر چھوٹے بڑے مشاہدے اور تجربے کو اپنی شاعری میں سمونے کی کوشش کی ہے اور وہ کامیاب رہا ہے۔ احمد عقیل روبی

یاد نہ آئے کوئی (شعری مجموعہ)

یہ مجموعہ نئی نظموں کا نمونہ ہے۔ اس کی نظم جدید نظم کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے جو کہ ن۔م راشد اور میراجی سے علیحدہ رجحان کا پتہ دے رہی ہے۔ بعض اوقات چونکا بھی دے رہی ہے۔ شہرت بخاری

گفتگو (انٹرویوز)

عامر بن علی اور ابرار ندیم کی انٹرویوز پر مشتمل کتاب میں آپ کو جو گہرائی اور گیرائی نظر آئے گی اس کی نظیر ان کے ہم عصروں میں بہت کم نظر آتی ہے۔ عطاء الحق قاسمی

گفتگو ایک اہم ادبی دستاویز ہے جو ادب کے قارئین کے لیے حوالے کی چیز ثابت ہوگی۔ ڈاکٹر سلیم اختر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com